گوشہ علمی و تعلیمی خبریں

مرتب: پروفیسر ڈاکٹر فرحت عظیم۔ ڈاکٹر مسز بشریٰ بیگ

پنجاب میں عربی کی لازمی تعلیم ختم

تازہ نوٹیفکیشن کے مطابق صوبہ پنجاب میں عربی کی لازمی تعلیم کو ختم کر کے اس کے متبادل کمپیوٹر کلاس کو ششم تا ہشتم لازمی مضمون کی حیثیت دے دی گئی ہے۔ جو کہ زبانِ رسول ﷺ سے صریحاً زیادتی ہے اور اسلام سے دشمنی ہے۔ کمپیوٹر مضمون کی حیثیت اپنی جگہ مگر عربی زبان کی افادیت اپنی جگہ..... حکومت مغربی ممالک کو خوش کرنے کے لئے تعلیمی اداروں سے اسلام سے منسلک تعلیم کو ختم کرنے کی پالیسی پر گامزن ہے اور اسکولز میں عربی مضمون ختم کر کے وائٹ ہاؤس کے رجسٹر میں بطور Mark Obedient درج کرایا ہے۔ یہ اصل میں اسی تسلسل کی باقیات ہیں، جس کے ذریعے اسلامیات کے نصاب سے ان سورتوں کو نکالا گیا جن میں مسلمانوں کو عزت نفس، اللہ پر بھرسہ اور اللہ کے باغیوں کے خلاف سینہ سپر ہونے کی تلقین کی گئی ہے۔ اس اقدام کے خلاف بھی بڑا شور غل ہوا مگر:

نیچے محل کے شور تھا قیامت کا امیر شہر کو اونچا سنائی دیتا تھا

اسلامیات کے نصاب سے دشمنوں کو کھٹکنے والی سورتوں کا اخراج طریقۂ نماز کی ادائیگی کا اخراج اور اب عربی کے نصاب کا اخراج، ایسے مکروہ اقدامات سے آخر ہمارے حکمران کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ عربی مضمون کا اخراج، اصل میں اسلام سے گلوخلاصی کا پیغام ہے۔ اس لئے ہے کہ اسلامیات کا تمام ماخذ عربی ہی تو ہے۔ قرآن عربی، حدیث عربی، پھر پیارے رسول ﷺ کی زبان مبارک وسیرت طیبہ عربی۔

آخر میں ہم چاروں مکاتب فکر کے سربراہان وفاقات، تنظیمات پاکستان سے درخواست گزار ہیں کہ (بزعمِ خود) خادمِ اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف سے خصوصی میٹنگ

کر کے عربی مضمون کو سابقہ روایات کے مطابق کلاس ششم تا ہشتم کے لئے دوبارہ لازمی مضمون کی حیثیت دلوائیں۔(جان محمد جان، ماہنمہ القاسمی، جون ۲۰۱۰)

چاند بی بی کو کوڑے مارنے کی جعلی ویڈیوں: ڈاکٹر عامر لیاقت حسین: جنگ کراچی

دھٹائی پر اڑ جانا، جھوٹ پر ڈٹ جانا اور حقائق مسخ کر کے اترانا چلتر بازوں کا پرانا چلن رہا ہے...... مجھے قطعاً حیرت نہیں ہوئی جب ''عالم آن لائن'' کے خصوصی پروگرام کے بعد ''جانگوؤں'' کے ٹکڑوں پر پلنے والے تنگ مزاج یکا یک چر چرانے لگے، گویا کوڑے مارے جانے کی جعلی ویڈیو تو وہ خارِ مغیلاں ثابت ہوئی کہ بنانے اور دکھانے والے دونوں ہی کذب وریا کی خارش کے سبب ''راز'' مچارہے ہیں۔ ویڈیو کے اسرار کھلنے کے بعد بھی اصرار ہے کہ یہ ''اصلی پری کا دھاگا'' ہے۔ ایک ایک اداکار بے نقاب ہو کر بھی ''روشن خیالی کے نقاب'' میں چہرہ چھپائے بضد ہے کہ اُس کی محنت کا ''ثمر'' رائیگاں نہ جائے، اسلام اور پاکستان کو بدنام کرنے کی کس قدر جی جاں سے کوشش کی گئی تھی، زمین پر ایک ''چاند'' تراش کے اُسے ایک لاکھ روپے کے عوض ''مظلوم بی بی'' بنایا گیا، پھر پچاس پچاس ہزار روپے دے کر کنڈل جیسی زلفوں والے طالبان سے اُسے پکڑوا کر الٹا لٹایا گیا اور پھر کوڑے کی شڑاپ شڑاپ میں ایک دقیق منظر کو چند ہی دقائق میں کچھ اس طرح محفوظ کیا گیا کہ جسے صرف رقیق القلب ''محسوس'' کر سکیں۔ پشاور کی ایک حویلی کے احاطے میں ''متعدد ایکسٹراز'' اور ''۴ مرکزی کرداروں'' کے ساتھ فلمائی گئی ''انتہائی مختصر دورانیئے'' کی اس غیر واضح ویڈیو فلم نے وہ کام کر دکھایا جو طویل دورانیے تک صدر رہنے والے مشرف بھی نہ کر پائے۔

گو کہ ایک این جی او کی ''گوپیاں'' تو اپنا کھیل، کھیل گئیں تھیں مگر ''راجا نل پر پڑی، بھونی مچھلی جل میں پڑ'' کے مصداق، برے دن آئیں تو ہر کام میں نقصان ہوتا ہے، کم بخت سارے اداکار پکڑے گئے اور جو کچھ نگلا تھا سب اُگل دیا۔ اب تو بھیا اُفتاد آن پڑی، سچ کو جھوٹ ثابت کرنے کے لئے عالمی و داخلی کذابوں کو زعفران کے کھیت میں راست گفتاری کے ایسے ایسے

جو ہر دکھانے پڑے کہ ثانیہ بھی لوٹ پوٹ ہو کر شعیب سے کہہ بیٹھیں: ''اے میرے سانوریا! تو جھوٹ بولنا ان ہی سے سیکھ لیتا'' ایک ہی جست میں ایسی جوکڑیاں، قلابازیاں اور کود پھاند کے مظاہرے کئے جا رہے ہیں کہ تاریخ کے بدنام کا ذہین کی قبور کرتوں کے شور سے گونج رہی ہیں۔ بہتر تھا کہ غلطی مان کر ایک نئی ابتداء کی جاتی، ازالے کے چراغ سے مایوسی کے سیاہ غار کو روشن کیا جاتا اور توبہ کی کرنوں سے ساون کے تمام اندھوں کی آنکھوں کا کامیاب آپریشن کیا جاتا مگر جو کچھ ہوا برعکس ہوا، خطا تھی ہی نہیں تو مانی کیوں جاتی؟ ایجنڈے پر عمل کرنا لغزش نہیں، منصوبوں کو عملی جامہ پہنانا گناہ نہیں اور مقاصد کے حصول کے لئے اختراعات کے معبد میں سازشوں کی پرستش کرنا آوازِ سگاں نہیں۔ بس چہرے صاف ستھرے رہیں، کیونکہ ان پر لوگوں کی نظر ہے حالانکہ ضرورت تو دل کی گندگیاں صاف کرنے کی تھی، کیونکہ اُس پر خدا کی نظر ہے، بہر کیف! اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ دنیا تو اُسے بھی دیتا ہے جسے پسند نہیں کرتا، مگر دین صرف اُسے ہی دیتا ہے جسے پسند کرتا ہے، تو پھر کیجئے دین کے ساتھ استہزا اور اس جعلی ویڈیو کی آڑ میں اُڑایئے اسلامی سزاؤں کا مذاق، جی بھر کے تمسخر کیجئے (معاذ اللہ) آیاتِ ربانی سے اور بھریئے، اپنی آخری آرام گاہ کو اُن انگاروں سے جو کفن نہیں، روح جلاتے ہیں، یہ ویڈیو تو ''بندر کا پھوڑا'' ہے جو کبھی اچھا نہیں ہوگا، پاپ کی یہ ناؤ، آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں ضرور ڈوبے گی۔ مجھے ضرورت تو نہیں تھی کہ میں اس ویڈیو کے جعلی ہونے کے دلائل پیش کرتا مگر کچھ ''اعلیٰ نسلی'' اس کے اصلی ''ثمرات'' سے آگاہ ہیں، اسی لئے چراغ پا ہیں کہ کس گستاخ نے اسے نقلی ثابت کرنے کی جرأت کی؟ ایک پرہول ماحول تراش کر دن بھر کی پر گوئی کو وہ یونہی تو ضائع نہیں ہونے دیں گے اور جھوٹ کی آخری سسکی تک اسے سچ بنانے کے لئے لڑیں گے۔

مجھے یقین ہے کہ میرے پیش کردہ دلائل کے بعد کئی پھاپھا کٹنیاں مجھے پھاڑ کھانے دوڑیں گی، ویسے بھی یہ ایک چوکھی لڑائی ہے، لیکن لڑنا بھی ضروری ہے ورنہ تو ان کی ریا کے کثیف بھبھکے صداقت کی درپن کو دھندلا کر دیں گے۔

جھوٹ کیوں بولیں فروغ مصلحت کے نام پر زندگی پیاری سی لیکن ہمیں مرنا تو ہے۔

لیجئے جناب اس ویڈیو کے جعلی ہونے کی سب سے پہلی دلیل تو یہی ہے کہ جناب عبدالرحمٰن ملک صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ اصلی ہے۔آج کے پاکستان کا قاعدہ یہی ہے کہ کسی بھی شئے کی ضد جاننے کے لئے ''گفتارِ ملک'' سے استفادہ کیا جائے۔مثلاً وہ فرمائیں دن، تو سمجھ لیجئے رات ہے، وہ کہیں کہ ٹارگٹ کلنگ رُک گئی ہے تو یقین رکھئے کہ کسی بھی وقت شروع ہوا چاہتی ہے اور اگر وہ کہہ دیں کہ خودکش حملے ختم ہو گئے ہیں تو ڈریئے کہ کون کس وقت کہاں پھٹ جائے۔

دوسری دلیل! موبائل کیمرے کے نحیف و نزار مائیکروفون سے کیچ کی ہوئی وہ دردناک چیخیں ہیں جن کی کوالٹی اتنی صاف اور واضح ہے کہ اب سیاسی جلسوں میں بڑے بڑے لاؤڈ اسپیکر لگانے کے بجائے ان ''منفرد طالبانی موبائل فونز'' پر تجربے کئے جا رہے ہیں، اتنے سے قد پہ آواز کا بوجھ سنبھالنے میں انہیں زبردست ملکہ حاصل ہے، چنانچہ آئندہ سیاسی ریلیوں اور عوامی اجتماعات میں قائدین اسی موبائل کے مائیک کے ذریعے خطاب کیا کریں گے، اب ظاہر ہے کہ جو موبائل بنا کسی بھنبھناہٹ کے مظلومہ کی چیخ سنوا سکتا ہے وہ کسی رہنما کی پکار عوام تک نہ پہنچائے یہ ممکن ہی نہیں۔

تیسری دلیل: ''استقامتِ آہ و بکا'' ہے، آواز میں کیا غضب کا جوار بھاٹا ہے کہ ایک سیکنڈ آگے پیچھے نہیں ہوتی، جتنی بلند، اتنی ہی پست، کہیں جہری، کہیں سری گویا کسی صوتی گراف کے عین مطابق بھرپور ٹائمنگ کے ساتھ چاند بی بی کے اس رونے میں تکنیکی ہاتھ دھوئے گئے ہیں۔

چوتھی دلیل چاند بی بی کے پاؤں پکڑنے والے ''طالب'' کا حکم کے طالب کی طرح بار بار کیمرے کی جانب دیکھنا کہ ڈائریکٹر صاحب یا صاحبہ ''کٹ'' کہیں اور وہ خاتون کے پاؤں چھوڑ دے تا کہ روانگی کا سین عکس بند کیا جا سکے۔

پانچویں دلیل: کیمرے کا Established Shot پر قائم رہنا ہے، مجال ہے جو کیمرہ چار کرداروں کے ''ماسٹر شاٹ'' سے ہٹ جائے، اردگرد کے ماحول اور لوگوں کے تاثرات

کی فلم بندی ''ممنوع'' تھی، جتنی جگہ کا کرایہ دیا گیا تھا، دیانت داری سے صرف اسی مقام کو کیمرہ میں محفوظ کیا گیا۔

چھٹی دلیل: کوڑے مکمل ہوتے ہی ایک سیکنڈ ضائع کیئے بغیر ہائی ہیل والی چاند بی بی کا پیشہ ورانہ انداز میں اٹھ کر کھڑے ہو جانا، البتہ چیخوں کی ڈبنگ شاید Project میں پڑی رہ گئی اور ساؤنڈ فائل بند نہیں ہو سکی، اسی لئے چاند بی بی جاتے جاتے بھی اسی طرح چیختی رہیں، جس طرح کوڑے کھاتے ہوئے چلا رہی تھیں۔

ساتویں دلیل: سپریم کورٹ کے حکم پر تحقیقات کرنے والے مالاکنڈ کے سابق کمشنر سید جاوید کا وہ ''جرم'' ہے جس کے مطابق انہوں نے اس ویڈیو کو جعلی قرار دے کر اس کے ڈائریکٹر اور کرداروں کی تلاش شروع کر دی تھی۔

آٹھویں دلیل: مالاکنڈ کے نئے ڈی پی او قاضی جمیل صاحب کی وہ ''تصدیق'' ہے جس میں ڈوب کر وہ فرما رہے ہیں کہ وہ ویڈیو جعلی تھی اور اسے اسلام آباد کی ایک این جی او نے بنایا تھا۔

نویں دلیل: ریلز سے ۹ ماہ قبل تیار کی جانے والی اس ویڈیو کو ''پراسرار مسلم خان'' کی جانب سے ''قبول'' کرتے ہوئے یہ اقرار کرنا ہے کہ ''سزا تو دینا ضروری تھی مگر طریقہ غلط تھا''، یہ وہی مسلم خان ہیں، جنہوں نے امریکہ میں ایک جنونی کے ہاتھوں متعدد افراد کے قتل اور دھاکے کو بھی اپنا ''کارنامہ'' قرار دیا تھا، جس کی دوسرے دن امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے یہ کہہ کر تردید کر دی تھی کہ ''مسلم خان اور بیت اللہ محسود کو معلوم ہی نہیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں''۔

دسویں دلیل: براہ راست اس ویڈیو کو ''نقلی'' کہنے سے گریز کرتے ہوئے سرکاری طور پر اس جملے پر اکتفا کرنا ہے کہ ''کوڑے مارنے والوں کی تلاش جاری ہے، ابھی تک کسی نے خود آ کر یہ نہیں کہا کہ یہ ویڈیو اس نے بنائی ہے''۔ واہ واہ کیا کہنے ہیں۔

میں یہ نہیں کہتا کہ اسلام کے ان نام نہاد ٹھیکے داروں نے گلے نہیں کاٹے یا ان

قصائیوں نے باقاعدہ فلمیں بنوا کر لوگوں کو ذبح نہیں کیا۔ بالکل کیا، یقیناً کیا اور یہ جانور کسی بھی طور انسان کہلانے کے مستحق نہیں۔ مگر جس ویڈیو کی آڑ میں مقصد عورت کی بھلائی نہیں بلکہ اسلام کی برائی ہو، اسلامی سزاؤں کو ظالمانہ اور بے رحمانہ قرار دے کر "ہائے اللہ، اف، اوئی، توبہ توبہ" کی مسخ شدہ آوازیں نکالنا ہو اور مریکہ کو بیچی گئی اپنی بیٹی عافیہ کو بھلا کر اسلام آباد میں خریدی گئی "چاند بی بی" کے جسم پر اسکرپٹ کے تحت پڑنے والے کوڑے یاد دلا کر آپریشن پر اکسانا ہو وہ اس لئے بھی کسی طور جائز نہیں کہ کوئی بھی "فعل حرام" نیت کے اچھے ہونے سے حلال نہیں بن سکتا، شریعت اسلامی میں حکم عمل پر لگایا جاتا ہے، نیت پر نہیں۔

جس طرح جہاد کی نیت اور ارادہ کر لینے سے فساد یا نظام عدل کے نفاذ کی نیت سے دہشت گردی اور قتل و غارت جائز نہیں ہو سکتے، بالکل اسی طرح رحم کے مقاصد کبھی جھوٹی ویڈیو بنا کر حاصل نہیں ہو سکتے۔ پاک منزل کبھی ناپاک راہ سے نہیں ملتی اور خیر، خیر ہی کے راستے سے آتا ہے، شر کی راہ سے نہیں۔ (جنگ کراچی ۱۶ اپریل ۲۰۱۰ء)

پی ایچ ڈی کا معیار بہتر کرنے کے لئے مقالہ دو غیر ملکی ماہرین کی جانچ سے مشروط:

ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان نے پی ایچ ڈی کا معیار بہتر بنانے اور تحریری مقالے کو ۳۶ ایڈوانس ممالک کے دو ماہرین کی جانچ سے مشروط کر دیا اور ملک بھر کی تمام جامعات اور انسٹیٹیوٹس کو ۳۶ ممالک کی فہرست فراہم کر دی ہے، جس کے مطابق جامعات پی ایچ ڈی کرنے والے امیدوار کے تحریری مقالے کی جانچ وہ غیر ملکی ماہرین سے کرائیں گی۔ اس مقصد کے لئے ۳۶ ممالک کا انتخاب کر لیا گیا ہے۔ ۳۶ ممالک میں بیشتر ممالک کا تعلق یورپ سے ہے تاہم مصر، بھارت اور ایران کے ماہرین صرف عربی، فارسی، اردو، اسلامیات اور اسلامک اسٹڈیز کے مقالوں کی جانچ کر سکیں گے جبکہ چین صرف سائنس و ٹیکنالوجی اور انجینئرنگ کے مقالوں کی جانچ کر سکے گا۔ ان ۵ ممالک کے علاوہ آسٹریلیا، بیلجیئم، بلغاریہ، کینیڈا، چیک ریپبلک ڈنمارک، فن لینڈ، فرانس، جرمنی، یونان، ہانگ کانگ، ہنگری، آئس لینڈ، آئرلینڈ، اٹلی، جاپان، لیکھمبرگ،

ہالینڈ، نیوزی لینڈ، ناروے، پولینڈ، پرتگال، رومانیہ، سنگاپور، ساؤتھ کوریا، اسپین، سوئیڈن، سوئزرلینڈ، ترکی، برطانیہ اور امریکہ سائنس، کامرس، تعلیم، بزنس ایڈمنسٹریشن، قانون، طب، اور دیگر تمام شعبوں کے مقالوں کی جانچ پڑتال کرسکیں گے۔ ہائرایجوکیشن کمیشن کے مطابق پی ایچ ڈی کرانے والا ایک سپروائزر صرف پانچ اسکالرز کو سپروائز کر سکے گا، تاہم خصوصی صورتحال کے باعث ہائرایجوکیشن کمیشن کی منظوری سے یہ تعداد بڑھائی بھی سکتی ہے۔ (جنگ کراچی ۱۵، اپریل ۲۰۱۰ء)

اسلامی دنیا کے ۴۹ فیصد ممالک کا سرکاری مذہب اسلام ہے:

دنیائے اسلام کے ممتاز مفکرین کی جانب سے جمہوریت کو اسلام کے ریاستی نظام کے مطابق قرار دینے اور ۲۰ ویں صدی کے سب سے زیادہ فروغ پزیر ریاستی نظام ہونے کے باوجود اسلامی ممالک اس نظام سے ہم آہنگ نہیں ہوسکے۔ ۴۷ ممالک اور ایک چوتھائی عالمی آبادی پر مشتمل مسلم دنیا میں سے ۴۹ فیصد کا اعلانیہ سرکاری مذ: ب اسلام ہے، ۵۱ فیصد ممالک نے اپنے آئین میں سرکاری مذہب کی نشاندہی نہیں کی، یا وہ خودکو سیکولر کہلاتے ہیں، جبکہ ۱۹ فیصد نے سیاسی نظام میں اسلام کو نظریاتی بنیاد قرار دے رکھا ہے، ۸ ممالک میں کوئی سیاسی جماعت نہیں، چار میں اپوزیشن کا وجود نہیں ہے، اور پانچ کے سیاسی نظام میں اسلامی جماعتوں کے داخلے پر پابندی ہے، جنگ ڈویلپمنٹ رپورٹنگ سیل نے اسلامی ممالک (کم از کم ۵۰ فیصد مسلمان آبادی والے) کے سیاسی نظام پر جو تحقیق کی ہے اس کے مطابق پاکستان سمیت ۲۳ ممالک (مصر، ایران، نائجیریا، افغانستان، مراکش، عراق، ملائشیاء، سعودی عرب، یمن، تیونس، صومالیا، لیبیا، اردن، متحدہ عرب امارات، کویت، موریطانیہ، اومان، بحرین، کوموروز، قطر، برونائی، مالدیپ) کا سرکاری مذہب اسلام ہے۔ سات ممالک (انڈونیشیا، نائجیریا، سوڈان، شام، سری لیون، لبنان، البانیہ) کا کوئی سرکاری مذہب نہیں ہے۔ جبکہ بنگلہ دیش سمیت ۱۷ ممالک (ترکی، ازبکستان، قازقستان، نائجیریا، برطانیہ، سومالیا، برکینافاسو، مالی، سینیگا، گنی، آذربائیجان، تاجکستان، کرغزستان،

ترکمانستان، چاڈ، کوسوو، گیمبیا، جبوتی) سیکولر ہیں۔ پاکستان سمیت صرف نو ممالک (افغانستان، بحرین، برونائی، ایران، موریتانیا، اومان، یمن، اور سعودی عرب) نے اسلام کو اپنے سیاسی نظام کی بنیاد قرار دے رکھا ہے، ریاستی نظام کے مغربی ماہرین ریاستی نظام کے حوالے سے دنیا کو چار حصوں میں تقسیم کرتے ہیں، جن میں مکمل جمہوری ممالک ناقص جمہوریت کے حامل ممالک دہرے معیار کی جمہوریتیں اور مطلق العنان حکومتیں شامل ہیں "مکمل جمہوری ممالک" کے پیمانے پر پورا اترنے والے ۳۰ ممالک کی فہرست میں ایک بھی اسلامی نہیں۔ دوسرے درجے ناقص جمہوریت پر ۵۰ ممالک میں سے صرف دو اسلامی (ملائشیاء اور انڈونیشیا) ہیں۔ اور پاکستان سمیت صرف 21.4 فیصد اسلامی ممالک (مالی، فلسطین، ترکی، بنگلہ دیش، سینیگال، لری لیون، کرغستان اور عراق) میں دہرے معیار والی جمہوریتیں ہیں، جبکہ ۷۳ فیصد (۳۱) اسلامی ممالک (اردن، موریتانیہ، مصر، مراکش، برکینافاسو، مورروسو، نائجیریا، قازقستان، نائجیریا، کویت، بحرین، الجیریا، آزربائیجان، افغانستان، اومان، تیونس، قطر، ایران، سوئیڈن، متحدہ عرب امارات، تاجکستان، جبوتی، شام، گنی، لیبیا، سعودی عرب، ازبکستان، ترکمانستان، چاڈ) میں مطلق العنان حکومتیں قائم ہیں۔ تحقیق کے مطابق ۸ اسلامی ممالک (سعودی عرب، سومالیا، لیبیا، متحدہ عرب امارات، قطر، کویت، اومان، بحرین) میں سیاسی جماعت بنانے کی اجازت نہیں۔ جبکہ ۴ مالک (اردن، ترکمانستان، ازبکستان اور شام) میں کوئی اپوزیشن جماعت نہیں۔ مصر، لیبیا، الجیریا، ترکی اور مراکش میں سیاست میں مذہبی جماعتوں پر پابندی ہے۔ متعدد اسلامی ممالک میں طویل عرصے سے خاندانی یا شخصی حکومتیں قائم ہیں۔ یمن کے علی عبداللہ صالح ۱۹۹۰ء سے ملک کے حکمراں ہیں۔ لیبیاء کے معمر قذافی ۱۹۹۶ء سے حکمران ہیں۔ مراکش میں کنگ حسن دوئم نے ۸۳ سال (۱۹۶۱ء سے ۱۹۹۹ء اپنی وفات تک) حکومت کی۔ اور ۱۹۹۹ء سے ان کے بیٹے محمد ششم حکمران ہیں۔ اردن کے شاہ حسین نے ۴۶ سال حکومت کی، اب ان کے صاحبزادے حکمران ہیں۔ متحدہ عرب امارات کے حکمراں سلطان الحیان اپنے والد کی وفات سے متحدہ عرب امارات

کے حکمراں ہیں۔ شام کے حکمراں حافظ الاسد ۳۰ برس ملک کے حاکم رہے، وفات کے بعد سے ان کے بیٹے بشارالاسد حکمراں ہیں۔ مصر میں حسنی مبارک ۳۰ سال سے حکمراں ہیں۔ عراق کے صدام حسین کے عہد حکمرانی کا ۲۴ سالہ سورج امریکی حملے کے بعد غروب ہوا۔ سعودی عرب میں ۱۹۳۲ء سے موجودہ حکمراں خاندان کے چھ حکمران برسر اقتدار آئے۔ ایران میں تمام نظام حکومتی گارڈین کونسل کے ماتحت کام کرتا ہے۔ اس کا سربراہ "آیت اللہ" کہلاتا ہے۔ اور کوئی بھی اس کی مرضی کے بغیر انتخابات میں حصہ نہیں لے سکتا۔ سب سے بڑی اسلامی ریاست انڈونیشیاء میں جمہوریت مستحکم نہیں۔ ملائیشیا میں محدود جمہوریت ہے۔ پاکستان میں جمہوریت بحال ہوچکی لیکن خدشات میں گھری ہوئی ہے۔ برونائی میں ریاستی نظام کا سارا کنٹرول سلطان کے پاس ہے۔ مالدیپ میں مامون عبدالقیوم ۱۲ برس حاکم رہے۔ افغانستان میں عام انتخابات امریکہ کے زیر اثر ہوئے۔ جس میں عوام بہت کم شرکت ہوئی۔ روس سے آزاد ہونے والی چھ اسلامی ریاستوں میں سے ازبکستان میں صدر اسلام کرموف ۱۲ سال تاجکستان کے امام علی رحمان ۱۸، قازقستان کے نور سلطان نظر بایوف ۱۲، آذربائیجان میں علی امام حیدر گزشتہ سات سال سے حکمران ہیں، جبکہ ترکمانستان کے سومورو دانیارف اپنی وفات تک ۱۶ سال ملک کے صدر رہے۔ (جنگ کراچی ۱۵، اپریل ۲۰۱۰ء)

غیر ملکی تبلیغی جماعتوں پر بھارت میں تبلیغ کرنے پر پابندی:

بھارت کے مرکزی وزارت داخلہ کے تازہ حکم نامے جس کے تحت تبلیغی جماعت کے بیرون ملک کے مبلغ اب ہندوستان آکر اسلام کی تبلیغ نہیں کرسکیں گے۔ جب تک ان کے پاس تبلیغ کے لئے ہندوستان آنے کا ویزا نہ ہو۔ ماضی میں آزادی کے بعد سے آج تک تبلیغی جماعت کے بیرونی مبلغوں کے لئے قانون تھا کہ وہ اپنے اپنے ممالک سے سیاحتی ویزا لے کر ہندوستان آسکتے ہیں اور یہاں تبلیغی جماعت کے کاموں میں حصہ لے سکتے ہیں۔ جماعت وقتاً فوقتاً ملک کے تمام حصوں میں بڑے بڑے تبلیغی اجتماع کراچکی ہے۔ کبھی اس کی کارکردگی یا عمل پر

کوئی اعتراض نہیں کیا گیا۔لیکن ڈاکٹر منموہن سنگھ حکومت بھلے ''سیکولرازم'' کا دامن نہ چھوڑے لیکن واقعتاً اس حکومت کی مسلمانوں کے معاملات میں نیت صاف نہیں ہے۔جس کا ثبوت یہ تازہ حکم نامہ ہے، اس حکم نامے کی بناء پر اتر پردیش کے ناؤ ضلع میں تبلیغی اجتماع کرنے کی اجازت مایاوتی حکومت انتظامیہ نے نہیں دی، نتیجے میں اس تبلیغی اجتماع میں شرکت کے لئے متحدہ عرب امارات، مصر وغیرہ سے آئی ہوئی تبلیغی جماعتیں حصہ نہیں لے سکیں، ان کو ریاستی حکومت کی انتظامیہ نے پہلی فرصت میں نئی دہلی واپس بھیج دیا۔تبلیغی جماعت کے خلاف اس کارروائی سے یوپی کے مسلمانوں میں شدید اشتعال پیدا ہو گیا۔اناؤ کا تبلیغی اجتماع مسلمانوں کو ملتوی کرنا پڑا۔ اس سلسلے میں اناؤ پولیس کے ایک افسر اور ریاست کے ایک سرکاری ترجمان سے اناؤ میں تبلیغی اجتماع کی اجازت نہ دینے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت سے محکمہ داخلہ نے ایک حکم نامہ جاری کر کے سخت ہدایت کی ہے کہ ریاستی ویزا لے کر آنے والا کوئی بھی شخص ریاست کے کسی بھی حصہ میں تبلیغی کاموں میں حصہ نہیں لے سکتا اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو یہ قانون مجریہ ۱۹۴۶ء کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔(اخبار المدارس، ۲۲مئی ۲۰۱۰ء)

خواتین کی ملازمت اور دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ:

دارالعلوم دیوبند ایک بار پھر بھارتی میڈیا کے نشانے پر ہے، میڈیا پنڈتوں کے جانب سے ایک بار پھر برصغیر کی عالمی شہرت یافتہ دینی درسگاہ کے دارالافتاء کے ایک مبینہ فتوے کو بنیاد بنا کر طنز و تشنیع کا نشانہ بنایا جارہا ہے، بھارتی میڈیا میں شائع ہونے والی رپورٹس میں ''انکشاف'' کیا گیا کہ دارالعلوم دیوبند کے مفتیان کرام کے ایک فتوے میں سرکاری و نجی دفاتر اور دیگر معاشی اداروں میں کام کرنے والی خواتین کی کمائی کو ناجائز اور حرام قرار دیا گیا ہے، میڈیا رپورٹس میں دارالعلوم دیوبند کے مفتیوں نے فتویٰ دیا ہے کہ دفاتر اور کارخانوں میں کام کرنے والی خواتین کی کمائی حرام ہے، اور اس کمائی کی رقم کو خاندان کی پرورش اور ضروریات پر خرچ کرنا درست نہیں ہے، دارالعلوم دیوبند کے اس فتوے کو بھارتی اخبارات و الیکٹرانک میڈیا نے کافی اجاگر کر کے

پیش کیا ہے۔لیکن یہ بات انتہائی اہمیت کی حامل ہے کہ اس فتوے کا عکس کسی بھی چینل یا اخبار میں شائع یا نشر نہیں کیا گیا جبکہ یہ بات معنی خیز ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے ان مفتیوں کے اسمائے گرامی سامنے نہیں لائے گئے جن سے یہ فتویٰ منسوب کیا گیا اور نہ ہی دارالعلوم دیوبند کی آفیشل ویب سائٹ دارالافتاء پر ایسا کوئی سوال یا فتویٰ موجود ہے جس کی بنیاد پر کہا جاسکے کہ واقعی ''دارالعلوم دیوبند'' کی جانب سے ایسا کوئی فتویٰ جاری کیا گیا ہے، بھارتی میڈیا میں شائع ہونے والی رپورٹس میں کہا گیا ہے کہ دارالعلوم دیوبند نے کہا کہ شریعت کی رو سے ایک مسلمان خاندان کے لئے عورت کی کمائی کھانا حرام اور غیر قانونی فعل ہے اور جن اداروں میں خواتین پردے کے بغیر مردوں کے ساتھ آزادانہ میل جول کے ساتھ کام کرتی ہیں یہ فعل غیر شرعی ہونے کے ساتھ ساتھ غیر قانونی بھی ہے۔ یہ بات یاد رہے کہ جس بیان کو بھارتی میڈیا فتوے سے تعبیر کر رہا ہے درحقیقت وہ کوئی فتویٰ نہیں تھا بلکہ ایک نجی محفل میں مولانا عبدالخالق مدارسی کی جانب سے کی جانے والی بات چیت تھی، مولانا عبدالخالق مدارسی کا دیوبند کے دارالافتاء سے کوئی تعلق نہیں، اس حوالے سے دارالعلوم دیوبند کے ترجمان اعلیٰ مولانا علی صدیقی کا کہنا ہے کہ جس بات چیت کو فتوے کا نام دیا جارہا ہے وہ کوئی فتویٰ نہیں ہے، جس میں ایک کام کرنے والی خاتون کو اسلامی شرائط وضوابط اور ضابطہ اخلاق کے ساتھ اپنے فرائض کی انجام دہی کا طریقہ بتایا گیا تھا، اور میڈیا نے بات چیت کو مکمل طور پر مسخ کر کے فتوے کا نام دے دیا، مولانا علی صدیقی کا کہنا تھا کہ اس بات چیت کو جس کا بیشتر حصہ مسخ کر دیا گیا ہے فتوے کا نام دینے والے میڈیا کو چاہئے کہ اس فتوے کی کاپی لوگوں کو دکھائے اور شائع کرے، اپنے وضاحتی بیان میں برصغیر کی عالمی علمی درس گاہ دارالعلوم دیوبند کی جانب بھارتی اور عالمی میڈیا میں دارالعلوم دیوبند کے خلاف چلائی جانے والی منظم اور مذموم مہم کی مذمت کرتے ہوئے کہا گیا کہ دارالعلوم دیوبند کی جانب سے ایسا کوئی فتویٰ جاری ہی نہیں کیا جس کی بنیاد پر اس علمی ادارے کو دنیا بالخصوص بھارت میں بدنام کیا جائے۔(اخبار المدارس، ۲۲مئی ۲۰۱۰ء)

''مسلمان عورت کی کمائی حرام ہے'' دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ:

بھارتی مسلمانوں کے خود ساختہ مذہبی نگراں دارالعلوم دیوبند نے فتویٰ جاری کیا ہے کہ مسلمان عورت کی کمائی حرام ہے۔ قاہرہ کے دینی ادارے الازہر کے بعد سنی مسلمانوں کے سب سے بڑے مرکز دیوبند نے اس سلسلے میں جو فتویٰ دیا اس میں کہا گیا ہے کہ کام کی جگہوں پر عورتوں اور مردوں کا اکھٹے رہنا جائز نہیں ہے۔ مسلمان عورت کے لئے شریعت کی رو سے ان سرکاری اور غیر سرکاری جگہوں پر کام کرنے کی ممانعت ہے، جہاں مرد ہوتے ہیں۔ ایسی جگہوں پر عورت نقاب اور حجاب کے بغیر مردوں سے بات کرتی ہے۔ یہ فتویٰ تین علماء نے جاری کیا۔ اس وقت جبکہ بھارت میں مسلمانوں کے لئے ملازمتوں کا کوٹہ بڑھانے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اس فتویٰ پر عمل کرنے سے مسلمانوں کے لئے مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ انتہائی قدامت پرست اسلامی ملکوں میں جہاں عورتوں پر ڈرائیونگ کرنے پر پابندی ہے، خواتین کو ملازمت کرنے سے نہیں روکا جاتا۔ دریں اثناء بعض علماء نے اس فتوے کی مخالفت کی ہے۔ لکھنؤ کی عیش باغی عیدگاہ کے نائب امام نے کہا شریعت میں مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق ہیں، اگر شریعت نے مردوں کو کام کرنے سے نہیں روکا، تو عورتوں کو کس طرح روکا جا سکتا ہے۔ دارالافتاء فرنگی محل کے مفتی مولانا خالد شہید نے دیوبند کے اس فتویٰ کے مذمت کرتے ہوئے مسلمان عورتوں پر پابندی قرار دیا ہے۔ معروف شیعہ عالم مولانا قلب جواد نے فتوے کو جائز قرار دے کر کہا کہ اسلام میں عورت کا گھر سے نکل کر کمائی کرنا جائز نہیں، یہ مرد کا کام ہے کہ وہ خاندان کی کفالت کرے۔ (اخبار المدارس، ۲۲ مئی ۲۰۱۰ء)

خواتین کے کام کرنے کیخلاف فتویٰ نہیں دیا: دارالعلوم دیوبند

بھارت میں واقع دارالعلوم دیوبند نے کہا ہے کہ ادارے نے ایسا کوئی فتویٰ جاری نہیں کیا، جس میں سرکاری یا نجی اداروں میں برسرروزگار خواتین کے کام کرنے کی مخالفت کی گئی ہو، بھارتی خبر ساں ادارے کے مطابق دارالعلوم کے ترجمان مولانا عدنان منشی نے وضاحت کی

ہے کہ ہم نے صرف شرعی نقطہ نظر پیش کیا تھا، جسے غلط سمجھا گیا، یہ رائے بھی ایک ماہ قبل دی گئی تھی، تاہم اس معاملے پر کوئی نیا فتویٰ جاری نہیں کیا گیا ہے، جمعیت العلمائے ہند کے سیکریٹری مولانا این اے فاروقی نے بھی کہا کہ اسلام خواتین کو گھر سے باہر جانے اور ملازمت کرنے سے نہیں روکتا، لیکن خواتین کے لئے پردہ اور مناسب لباس لازمی ہے۔ (اخبار المدارس، ۲۲ مئی ۲۰۱۰ء)

لال مسجد آپریشن کی مخالفت پر کمانڈوز نے کورٹ مارشل کیخلاف سپریم کورٹ سے رجوع کرلیا:

پاک فوج کی ضرار کمپنی کے ۲ کمانڈوز جنہوں نے ۲۰۰۷ء کو مبینہ طور پر لال مسجد اپریشن کی مخالفت کی تھی اور جن کا اس جرم کی پاداش میں کورٹ مارشل کیا گیا تھا، ان کو اعلیٰ عدلیہ میں اپیل کا حق دینے سے انکار کردیا گیا ہے۔ پاک فوج کے جج ایڈوکیٹ جنرل برانچ نے کورٹ مارشل کے فیصلے کی نقول دینے سے بھی انکار کردیا اور اسے ملک کے مفادات اور سلامتی کے برخلاف قرار دیا گیا۔ لانس حوالدار غلام احمد جن کا سابق فوجی نمبر ۳۲۶۰۳۶۸ اور سابق فوجی نمبر ۳۲۶۱۵۶۷ سپاہی شاہد شہزاد کو لال مسجد آپریشن سے دو ماہ قبل ۲ مئی ۲۰۰۷ء سپاہی شاہد شہزاد کو لال مسجد آپریشن سے دو ماہ قبل ۲ مئی ۲۰۰۷ء کو مبینہ طور پر آپریشن کی مخالفت کرنے پر گرفتار کیا گیا تھا۔ اگست ۲۰۰۸ء کو دونوں کا کورٹ مارشل کرنے سے قبل ۱۵ ماہ تک زیر حراست رکھا گیا۔ چیف جسٹس کو دی گئی ایک درخواست کے مطابق غلام محمد کو ۱۴ سال کی قید بامشقت اور شاہد شہزاد کو سات سال کی سزا سنائی گئی۔ غلام احمد نے چیف جسٹس کو ارسال کردہ درخواست میں کہا ہے کہ وہ فیلڈ جنرل کورٹ مارشل کے غیر منصفانہ سزا کی متنازعہ فیصلے کو ہائی کورٹ میں چیلنج کرنا چاہتے ہیں، لیکن جی ایچ کیو کے جج ایڈوکیٹ جنرل نے فیصلے کی کارروئی اور کاپی دینے سے انکار کردیا ہے۔ دونوں لیفٹیننٹ کرنل ہارون کے ماتحت کام کر رہے تھے جو بعد ازاں لال مسجد آپریشن میں شہید ہوگئے۔ دی نیوز نے آرمی کے جسٹس سسٹم اور متذکرہ کیسز کے بارے میں ۹ سوالات کی ایک فہرست آئی ایس پی آر کو بھیجی۔ آئی ایس پی آر نے اس پر کوئی جواب نہیں دیا۔ خاندانی ذرائع اور

کیس کے دیگر متعلقین کے مطابق غلام احمد لال مسجد آپریشن کے خلاف تھا اور اس نے اپنے خیالات کا اظہار اپنے رفقاء سے بھی کیا تھا جب اس کی اطلاع ضرار کمپنی کے چیف تک پہنچی تو غلام احمد کو حراست میں لے لیا گیا۔ مبینہ طور پر اس کو ٹارچر کیا گیا اور اٹک قلعہ میں بند کر دیا گیا۔ شاہد کے بھی یہی خیالات تھے۔ اسے بھی گرفتاری کا سامنا کرنا پڑا۔ غلام احمد کے خاندان کے ایک فرد نے دی نیوز کو بتایا کہ جب انہیں قلعہ سے ٹرائل کے لئے باہر نکالا گیا تو مبینہ طور پر کرنل رینک کے ایک افسر نے انہیں عدالت کے سامنے یہ بیان دینے کو کہا کہ وہ لال مسجد انتظامیہ کے ساتھ رابطے میں تھے، اور نہیں آپریشن سے متعلق صورتحال اور تفصیلات سے آگاہ کر رہے تھے۔ اٹک قلعہ میں ۱۳ ماہ گزارنے اور خاندان سے مکمل طور پر الگ رہنے کے بعد وہ بری طرح بکھر چکے تھے۔ فیلڈ جنرل کورٹ مارشل نے غلام احمد کو ۱۴ اور شاہد شہزاد کو ۷ سال کی قید با مشقت کی سزا سنائی۔ آرمی کورٹ آف اپیل نے فیصلے کی توثیق کر دی، اب انہیں فیصلے کی کاپی دینے سے انکار کیا جاتا ہے۔ صرف ان دونوں کو ہی اعلیٰ عدلیہ میں اپیل کے حق سے محروم نہیں رکھا جا رہا ہے بلکہ ۲۰۰۳ء کو پرویز مشرف کے قافلے پر مبینہ طور پر حملے میں ملوث پاک آرمی کے فوجی عبدالسلام صدیقی کو ان کیمرہ فوجی عدالت نے ۲۰۰۵ء کو پھانسی دیدی تھی، رپورٹ کے مطابق اس کو بھی کسی بھی اعلیٰ عدلیہ سے رجوع کرنے کے حق سے محروم رکھا گیا تھا۔ ماضی قریب میں ۵ دیگر لیفٹیننٹ کرنل عبدالغفار، لیفٹیننٹ کرنل خالد محمود عباسی، لانس حوالدار عارف حسین شاہ، سپاہی ایم افضل اور اسسٹنٹ وارنٹ آفیسر صفدر علی کو ان ہی وجوہات کی بنا پر کارروائی کا حق دینے سے انکار کر دیا گیا۔ لیفٹیننٹ کرنل (ر) غفار تین سال قید کاٹنے پر ۲۰۰۶ء میں رہا کر دیا گیا۔ کورٹ مارشل کے فیصلے کے تحت انہیں نوکری سے برطرف کیا گیا۔ لیفٹیننٹ کرنل خالد کو ۶ ماہ قید کی سزا سنائی گئی تھی اور نوکری سے برطرف بھی کیا گیا ہے۔ کورٹ مارشل کے سامنے پیش ہونے والے وکیل کرنل اکرم نے عدالت میں دائر درخواست میں تحریر کیا کہ پاک فوج کے آئین کے دفعہ ۱۳۳ اے اور ۱۳۲۰ بی کے مطابق فوجی عدالت کے فیصلے حتمی ہوتے ہیں اور انہیں کسی بھی عدالت میں زیر بحث نہیں لایا جا سکتا ہے

انہوں نے امتیازی آرمی ایکٹ کو چیلنج کیا ہے۔انہوں نے ۲۰۰۴ء سے سپریم کورٹ میں یہ متنازعہ شقیں چیلنج کر رکھی ہیں لیکن عدالت عظمیٰ نے ابھی تک پٹیشن پر سماعت نہیں کی ہے۔سویلین اپلیٹ عدالت کے برعکس جو سزائیں توثیق یا تبدیل کر سکتی ہیں، آرمی کی اپیلٹ عدالت سزاؤں میں اضافے کا اختیار بھی رکھتی ہیں اور انہیں سزائے موت میں بھی بدل سکتی ہے۔مثلاً پرویز مشرف پر حملے کے ایک ملزم رانا نوید کو کورٹ مارشل میں عمر قید کی سزا سنائی، لیکن آرمی اپلیٹ عدالت نے اسے بڑھا کر سزائے موت میں تبدیل کر دیا۔مندرجہ ذیل ان سوالات کی فہرست ہے جسے آئی ایس پی آر کے کسی تبصرے کے بغیر واپس کر دیا۔ ا۔لانس حوالدار غلام احمد (سابق فوجی نمبر ۳۲۶۰۳۶۸) اور سپاہی شاہد شہزاد (سابق فوجی نمبر ۳۲۶۱۵۶۷) کا مبینہ طور پر لال مسجد کے خلاف آپریشن کرنے کے فوج کے فیصلے کے برخلاف خیالات رکھنے پر کورٹ مارشل کیا گیا۔اب جب انہیں سزا سنائی گئی اور فوج کے کورٹ آف اپیل نے اس کی توثیق کر دی۔سول عدالت سے رجوع کرنا چاہتے ہیں، لیکن انہیں کورٹ مارشل کارروائی کی نقول فراہم کرنے سے یہ کہہ کر انکار کیا جاتا ہے کہ ایسا ملک کے مفادات اور سلامتی کے لئے بہتر نہیں۔کیا یہ سچ ہے؟ ۲۔پانچ دیگر جنہیں سزائیں سنائی گئی ہیں لیفٹیننٹ کرنل عبدالغفار (ڈبلیو پی نمبر ۲۰۰۹/۲۶۱۴)، لیفٹیننٹ کرنل خالد محمود عباسی (ڈبلیو پی نمبر ۲۰۰۹/۲۶۴۶)، لانس حوالدار عارف حسین شاہ (ڈبلیو پی نمبر ۲۰۰۷/۳۴۴۹) اور اسسٹنٹ وارنٹ آفیسر صفدر علی (ڈبلیو پی نمبر ۲۰۱۰/۱۳۱) کو کارروائی کی نقول دینے سے انکار کیا گیا ہے۔کیا یہ سچ ہے؟ آئین پاکستان ہر ایک شہری کو بنیادی حقوق کی ضمانت دیتا ہے کہ اس پر رسائی غیر جانبدار اور آزاد عدالتوں تک ہو، کیا آپ نہیں سمجھتے کہ ان کو سول عدالت میں پیش کرنے کے لئے کورٹ مارشل کارروائی کی نقول دینے سے انکار کر کے بنیادی حقوق سے محروم کیا جا رہا ہے؟ ۴۔کیا یہ درست ہے کہ کورٹ مارشل اور کورٹ آف اپیل سے وابستہ افسران ایگزیکٹوز کی چین آف کمانڈ کے تابع ہیں؟ ۵۔فوجی انصاف کے حصول میں کمانڈ کے اثر انداز ہونے والے عنصر کے خاتمے کے لئے امریکہ، برطانیہ، کینیڈا اور آسٹریلیا میں

ملٹری اپیل عدالتیں موجود ہیں جو اعلیٰ عدلیہ کے سویلین ججوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ پاک فوج نے اس طرح کی عدالتیں قائم کرنے کے اقدامات کیوں نہیں کئے ہیں؟ ۶۔فوجی ایکٹ کے تحت تمام کیسز میں سزائے موت، نوکری سے برطرفی کی سزا اور کسی افسر کے کیس میں چیف آف آرمی شاف کی جانب سے توثیق کی جاتی ہے۔ کیا یہ درست ہے؟ ۷۔کیا یہ سچ ہے کہ اگر اپیل کورٹ کسی شخص کو رہا کرنا چاہے جس کی سزا کی پہلے ہی آرمی چیف نے توثیق کر دی ہو تو اپیل عدالت کو اس سلسلے میں فیصلے سے قبل آرمی چیف کی اجازت لینی ہوتی ہے؟ ۸۔پاک فوج کے ایکٹ کے مطابق کورٹ آف اپیل کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے اور اسے کسی بھی عدالت یا اتھارٹی میں زیر بحث نہیں لایا جاسکتا۔ کیا یہ سچ ہے؟ ۹۔پاکستانی آرمی ایکٹ کے تحت آرمی کی اپیل عدالت پوری سزا کو یا اس کے حصے کو معاف کر سکتی ہے یا اسے کم یا زیادہ کرنے یا کم سزا میں بدلنے کا اختیار رکھتی ہے؟ کیا یہ درست ہے؟ (اخبار المدارس، ۲۲ مئی ۲۰۱۰ء)

حافظ قرآن کے بیس رعایتی نمبر ختم کرنے کا فیصلہ ذہین طلبہ کی حق تلفی ہے:

صوبے کے سرکاری کالجوں میں داخلوں کے لئے حافظ قرآن کے بیس رعاتی نمبر ختم کرنے کا فیصلہ ایسے ذہین طلبہ کی حق تلفی ہی قرار دیا جاسکتا ہے جو تعلیم جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ قرآن مجید حفظ کرنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں، اسی صلاحیت کے اعتراف کے طور پر حافظ قرآن کے لئے بیس اضافی نمبر رکھے گئے تھے اب صوبائی حکومت کی طرف سے ان نمبروں کے خاتمے کے خلاف احتجاج کا غلغلہ بلند کیا جا رہا ہے، صوبائی حکومت اپنے فیصلے پر نظر ثانی کر کے اس احتجاج کو قبل از وقت ختم کر سکتی ہے، یہاں ہم اس امر کی طرف بھی اشارہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ کالجوں میں داخلہ کے لئے مختلف کیٹیگری کے کوٹہ سسٹم رائج ہے، جن میں کئی ایک بذات خود میرٹ کا قتل تصور کئے جاتے ہیں، مثال کے طور پر سیلف فنانس کے ذریعے میرٹ کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے، ایسے ہی سرکاری ملازمین کے بچوں کیلئے کوٹہ مختص کر کے ان سے زیادہ باصلاحیت بچوں کی راہ روک لی جاتی ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں صرف

میرٹ پر ہی داخلے دیئے جائیں، اس کے لئے سوائے معذور افراد کے تمام کوٹہ جات ختم کر دیئے جائیں، تب حفاظ کے رعایتی نمبر ختم کرنے کا کوئی جواز تو رہے گا، اب تمام تر جائز و ناجائز کوٹہ جات کے ہوتے ہوئے صرف حفاظ کے رعایتی نمبر ختم کرنے کے فیصلے کو امتیازی قرار دیا جائے گا، امید ہے صوبائی حکومت اس فیصلے پر نظر ثانی کرے گی۔ (اخبار المدارس، ۲۴ جولائی ۲۰۱۰ء)

وفاق المدارس کے تحت ملک بھر میں سالانہ امتحانات ۱۰ سے ۱۶ جولائی تک ہونگے:

وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے تعلیمی سال ۱۴۳۱ھ بمطابق ۲۰۱۰ء کے سالانہ امتحانات کی تیاریاں مکمل کرلی ہیں۔ اس سال آزاد کشمیر سمیت پانچوں صوبوں کے بارہ ہزار دینی مدارس کے ۲ لاکھ ۶ ہزار ۶ سو ۷ طلبہ اور طالبات امتحان میں حصہ لیں گے۔ جن میں ایک لاکھ ۱۴ ہزار ۷ سو ۹۰ طلبہ اور ۹۱ ہزار ۸ سو طالبات شامل ہیں، اس سال وفاق المدارس کے زیر اہتمام دینی مدارس سے دورہ حدیث مکمل کرنے والے فضلاء طلبہ اور طالبات کی تعداد ۲۱ ہزار سے متجاوز ہوگئی۔ وفاق المدارس کے حالیہ سالانہ امتحانات ۲۷ رجب بمطابق ۱۰ جولائی بروز ہفتہ سے ملک بھر میں شروع ہوں گے۔ ۱۶ جولائی کو مکمل ہونگے۔ معلوم ہوا کہ ہے وفاق المدارس نے امتحانات کی انتظامات کو حتمی شکل دے دی ہے، جن کے تحت اس سال وفاق المدارس نے ملک بھر میں ۱۲ سو امتحانی سینٹر قائم کئے ہیں، جن میں چار سو نو طلبہ اور ۸ سو طالبات کے لئے ہونگے۔ نگران عملے کی تعداد اس سال ۷ ہزار ایک سو ۸۰ ہے۔ جن میں طلبہ کے امتحانی سینٹروں کے نگران عملے کی تعداد ۳ ہزار دو سو ۲۳ افراد پر مشتمل ہے اور طالبات کے امتحانی سینٹروں کے لئے نگران عملہ ۳ ہزار ۹ سو ۵۷ خواتین اساتذہ پر مشتمل ہے۔ گزشتہ سال کی بنسبت اس سال وفاق المدارس کے سالانہ امتحانات میں ۵ ہزار ۵ سو ۴۲ طلبہ اور طالبات کا اضافہ ہوا ہے، جس کی وجہ سے ملک بھر میں ۹۴ امتحانی سینٹروں کا اضافہ کیا گیا ہے اور ۳ سو ایک نگران عملے کا اضافہ عمل میں آیا ہے۔ (اخبار المدارس، ۲۴ جولائی ۲۰۱۰ء)

سینکڑوں باحجاب معلمات اسکول سے برطرف: شام

شام میں سینکڑوں معلمات کو مکمل نقاب اوڑھنے کی پاداش میں اسکولوں سے برطرف کردیا گیا ہے، جبکہ وزارت تعلیم نے ان کی برطرفی پر موقف اختیار کیا ہے کہ نقاب پوش معلمات ریاست کے سیکولرازم کے لئے خطرہ تھیں۔ لبنانی روزنامے السفیر میں منگل کو شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق شامی وزیر تعلیم علی سعد نے صدر معلمین کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ ''چہرے کا نقاب اوڑھنے والی ۱۲معلمات کی برطرفی ضروری تھی'' انہوں نے کہا کہ دوسرے وزراء بھی بہت جلد اس طرح کی کارروائی کرنے والے ہیں۔ شامی وزیر اعظم نے معلمات کی برطرفی کے فیصلے کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ چہرے کا نقاب تعلیم سے متعلق ریاست کی پالیسیوں۔ ان کے مطابق نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ شامی اسکولوں میں ایک معروضی اور سیکولر طریق کار کو اپنایا گیا ہے، جس کو چہرے کے نقاب سے نقصان پہنچ رہا تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ چہرے کے پردے سے تدریسی عمل بھی متاثر ہوتا ہے، کیونکہ اس سے آنکھوں کے رابطے میں رکاوٹ پڑتی ہے جو ایک استاد اور طالب علم کے درمیان تدریسی عمل میں بہت ضروری ہے۔ اس لئے طلبہ و طالبات کو مناسب طریقے سے معلومات کی فراہمی نہیں ہو سکتی تھی۔ (اخبار المدارس، ۲۴ جولائی ۲۰۱۰ء)

برقعہ پہننے کی ہمارے معاشرے میں کوئی جگہ نہیں: آسٹریلیا

آسٹریلوی اراکین پارلیمنٹ نے کہا ہے کہ خواتین کے برقعہ پہننے کی ہمارے معاشرے میں کوئی جگہ نہیں ہے، جبکہ معاشرے کے تحفظ کے لئے برقعہ پر پابندی عائد کرنا انتہائی ضروری ہے۔ آسٹریلوی سینیٹر کورے برنارڈی نے اپنے ویب سائٹ بیان میں کہا کہ برقعہ ڈاکو اور لٹیرے ڈکیتی کی وارداتوں کے لئے استعمال کرتے ہیں، برقعہ اب اسلامی ثقافت کا حصہ نہیں رہا۔ اپوزیشن لیڈر ٹونی رپورٹ نے کہا کہ عوام کی اکثریت برقعہ کو متنازعہ قرار دے رہی ہے، لہٰذا اس پر پابندی ہی بہترین حل ہے انہوں نے کہا کہ اس وقت مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے پاس اس

پابندی کے لئے کوئی پالیسی نہیں ہے۔ (اخبار المدارس، ۱۵ مئی ۲۰۱۰ء)

برقعہ اوڑھنے پر خاتون پر جرمانہ: اٹلی

اٹلی میں پولیس نے مسلمان خاتون کو برقعہ اوڑھنے کے جرم میں پانچ سو یورو کا جرمانہ عائد کردیا۔ پولیس کے مطابق اٹلی میں پہلی بار برقعہ پہننے پر کسی مسلمان خاتون پر جرمانہ کیا گیا ہے۔ تیونس سے تعلق رکھنے والی خاتون کو پولیس نے روم کے قریبی علاقے میں شناخت کے لئے اس وقت روکا جب وہ اپنے شوہر کے ہمراہ ڈاک خانے میں داخل ہو رہی تھی۔ شوہر نے مرد پولیس اہلکاروں کے سامنے اپنی اہلیہ کی شناخت کرانے سے انکار کردیا تھا۔ خاتون جرمانے کے خلاف اپیل دائر کرسکتی ہے۔ (اخبار المدارس، ۱۵ مئی ۲۰۱۰ء)

فرانس میں برقع پہننے والی خواتین کیلئے کوئی جگہ نہیں: نکولس سرکوزی صدر فرانس

فرانسیسی صدر نکولس سرکوذی نے کہا ہے فرانس سیکولر ملک ہے، جہاں برقع پوش خواتین کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے، ذرائع ابلاغ کے مطابق فرانس کی قومی شناخت کے حوالے سے سرکاری اہل کاروں، طلباء، والدین اور اساتذہ کے اجتماع سے خطاب میں صدر سرکوزی نے کہا کہ اس وقت یہ بحث بہت ضروری ہے کیونکہ ہماری قومی شناخت مٹ رہی ہے، فرانس ایسا ملک ہے جہاں برقع کی کوئی گنجائش نہیں ہے، اور نہ ہی خواتین کو حجاب کی اجازت دی جائے گی، واضح رہے کہ ۲۰۰۴ء میں فرانس کے تعلیمی اداروں میں لڑکیوں کو حجاب اوڑھنے یا مذہبی علامت کے طور پر کوئی بھی چیز رکھنے پر پابندی عائد کردی گئی تھی، صدر سرکوزی نے گزشتہ جون میں کہا تھا کہ برقع کوئی مذہبی علامت نہیں ہے، بلکہ یہ خواتین کو نیچا دکھانے کی ایک سازش ہے، اور اب انہوں نے واضح طور پر فرانس میں برقع کی مخالفت کردی ہے۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۱۴ نومبر)

اورنگی ٹاؤن آئی جے آئی کے سالار قاری عبدالحفیظ اور قاری اعجاز شہید

جمعیت علماء اسلام (فضل الرحمٰن گروپ) کراچی کے سالار قاری عبدالحفیظ اور ان کے ساتھی قاری اعجاز احمد نامعلوم دہشتگردوں کی فائرنگ کے نتیجے میں جاں بحق جبکہ دو ساتھی

شدید ہو گئے، واقعے کے بعد علاقے میں سخت کشیدگی پھیل گئی۔ تفصیلات کے مطابق اورنگی ٹاؤن کے سیکٹر ۱۱، میں بجلی نگر کے علاقے میں دوکان پر بیٹھے ہوئے قاری عبدالحفیظ اوران کے ساتھیوں پر نامعلوم مسلح افراد نے اچانک آ کر فائرنگ شروع کر دی، جس کے نتیجے میں دینی مدرسہ دارالعلوم رحمانیہ کے مہتمم ۵۰ سالہ قاری عبدالحفیظ موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ جبکہ فائرنگ کے واقعے میں جمعیت علماء اسلام کے مقامی رہنما ۴۰ سالہ قاری اعجاز احمد کے علاوہ ان کے ساتھ ۳۲ سالہ قاری غلام علی اور ۳۰ سالہ قاری محمد احمد شدید زخمی ہوئے۔ بعد ازاں قاری اعجاز احمد نے عباسی شہید اسپتال میں دوران علاج دم توڑ دیا۔ ہزارہ سے تعلق رکھنے والے قاری عبدالحفیظ نے گزشتہ قومی انتخابات میں جمعیت علماء اسلام کی جانب سے قومی اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لیا تھا، جبکہ وہ دینی حلقوں میں انتہائی مقبول تھے۔ جاں بحق ہونے والے قاری اعجاز کالعدم سپاہ صحابہ کے سرگرم رہنما رہ چکے تھے۔ واقعے کے بعد علاقے میں سخت کشیدگی پھیل گئی اور دکانیں بند ہو گئیں اور لوگ سڑکوں پر نکل آئے اور احتجاجی نعرے بازی کی۔ پولیس اور رینجرز کی بھاری نفری موقع پر پہنچ گئی، جبکہ جمعیت علماء اسلام کراچی کے امیر قاری عثمان اور دیگر رہنما بھی جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ دریں اثناء جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمن نے اس واقعے کو ٹارگٹ کلنگ قرار دیتے ہوئے شہر کا امن وامان سبوتاژ کرنے کی سازش قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشتگرد اپنے مذموم مقاصد کے لئے علماء دین کو نشانہ بنا کر امن وامان کی فضاء خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انتظامیہ مجرموں کو جلد از جلد گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دے۔ (اخبار المدارس، ۱۶ اپریل ۲۰۱۰ء)

دہشتگردوں سے تعلقات رکھنے کے الزام میں سرکاری ملازمین کی برطرفی: خیبر پختون خواہ

دہشت گردوں سے مبینہ تعلقات رکھنے کے الزامات میں برطرف کئے جانے والے ۱۵۵ سرکاری ملازمین کی ۳۹ کنال اراضی ضبط اور ۹۰ کا اکاؤنٹس سیل کر دیئے گئے۔ محکمہ داخلہ صوبہ سرحد کی جانب سے وفاقی حکومت کو ارسال کردہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ سرحد حکومت نے عسکریت پسندی کے الزامات کی روشنی میں ۱۵۵ سرکاری ملازمین کو اسپیشل پاور آرڈیننس کے تحت

ملازمت سے برطرف کیا تھا۔ جن پر الزامات تھے کہ انہوں نے مالاکنڈ ڈویژن میں کامیاب راہ راست آپریشن سے قبل عسکریت پسندوں کا ساتھ دیا تھا۔ جن پر ان کے خلاف تحقیقات شروع کی گئی اور تحقیقات مکمل ہونے پر ان کے خلاف اسپیشل پاور آرڈیننس کے تحت کارروائی کی گئی۔ اسپیشل پاور آرڈیننس کے تحت برطرف کئے جانے والے ان ملازمین کے اثاثہ جات کو ضبط کرنے کی ہدایت ساتوں ڈویژنوں کے کمشنروں کو جاری کی گئی تھی۔ (اخبار المدارس، ۱۶ اپریل ۲۰۱۰ء)

پاکستان ہی نہیں ہر جگہ ماحول مذہبی ہوتا جا رہا ہے: بی بی سی

ناول نگار بپسی سدھوا نے کہا ہے کہ آج کل صرف پاکستان ہی نہیں ہر جگہ ماحول کچھ مذہبی ہوتا جا رہا ہے، انڈیا، امریکہ اور اسرائیل میں بھی جہاں آپ دیکھیں کچھ مذہبی جوڑ ضرور نظر آتا ہے، سب کو اپنے مذہب کا خیال آتا ہے، حالانکہ وہ سارے مذاہب ایک جیسے ہیں، خاص طور پر ابراہیمی مذاہب ایک طرح کے ہوتے ہیں۔ بپسی سدھوا حالیہ دنوں پاکستان کے پہلے ادبی میلے کے سلسلے میں کراچی پہنچی تھیں۔ (اخبار المدارس، ۱۶ اپریل ۲۰۱۰ء)

اسکول اساتذہ کے ٹائم اسکیل کی بنیاد پر اگلے گریڈ میں ترقی کا نوٹیفکیشن جاری:

اساتذہ نے پے اسکیل اور ٹیچنگ الاؤنس کا نوٹیفکیشن جاری ہونے کے بعد گزشتہ ۱۲ روز سے جاری اپنی بھوک ہڑتال ختم کر دی اور اساتذہ اپنے گھروں کو واپس لوٹ گئے۔ فیصلے سے سندھ کے ایک لاکھ ۳۵ ہزار اساتذہ کو فائدہ پہنچے گا اور اساتذہ ٹائم اسکیل کی بنیاد پر اگلے گریڈ میں ترقی کر جائیں گے۔ نوٹیفکیشن کے مطابق سندھ کے تمام سرکاری اسکولوں کے اساتذہ کو ۷ اپریل ۲۰۱۰ء سے ٹائم اسکیل اور ٹیچنگ الاؤنس دیا جائے گا۔ ٹیچنگ الاؤنس کے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق میٹرک مع پی ٹی سی یا مساوی "سند" کے حامل اساتذہ کو پانچ سو روپے، ایف اے/ ایف ایس سی مع سی ٹی یا مساوی "سند" کے حامل اساتذہ کو ۷۵۰ روپے اور بی اے/ ایم اے مع بی ایڈ/ ایم ایڈ یا مساوی "سند" کے حامل اساتذہ کو ایک ہزار روپے ماہانہ ٹیچنگ الاؤنس دیا جائے گا۔ ایسے اساتذہ کو ٹیچنگ الاؤنس نہیں دیا جائے گا جو غیر معمولی مدت کے لئے چھٹیوں پر گئے ہوئے

ہوں، مزید براں ایسے اساتذہ جو پہلے ہی ''ہائر گریڈ'' اور'' کوالیفکیشن انکریمنٹ'' یکم دسمبر ۲۰۰۱ء سے حاصل کر چکے ہیں وہ ٹیچنگ الاؤنس کے لئے مستحق نہیں ہوں گے، دریں اثنا ٹائم اسکیل کے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق گریڈ ے کے پی ایس ٹی اساتذہ ۹ سال خدمت کے بعد گریڈ ۱۰ میں، گریڈ ۱۰ کے اساتذہ ۱۴ سال خدمت کے بعد گریڈ ۱۱ میں، گریڈ ۱۱ کے اساتذہ ۲۱ سال خدمت کے بعد گریڈ ۱۴ میں، گریڈ ۱۴ کے پی ایس ٹی اساتذہ ۲۵ سال خدمت کے بعد گریڈ ۱۵ میں ترقی حاصل کریں گے۔ اسی طرح ایلیمنٹری اور جونیئر اسکول ٹیچرز (جے ایس ٹی) کے گریڈ ۹ ہائر سیکنڈری اسکول (ایچ ایس ٹی) ۱۵ گریڈ کے اساتذہ ۹ سال خدمات کے بعد گریڈ ۱۷ میں، گریڈ ۱۷ کے اساتذہ ۱۴ سال خدمات کے بعد گریڈ ۱۸ میں اور گریڈ ۱۸ کے اساتذہ ۲۱ سال خدمات کے بعد گریڈ ۲۱ میں ترقی حاصل کریں گے، علاوہ ازیں سبجیکٹ اسپشلسٹ ۹ سال خدمات کے بعد گریڈ ۱۸ میں ترقی حاصل کریں گے۔ تاہم یہ تمام ترقیاں اے سی آر کی بنیاد پر دی جائیں گی۔ (جنگ ۹ جون ۲۰۱۰ء کراچی)

وفاقی وزیر ڈاکٹر فاروق ستار کے ہاتھوں ایوارڈ لینے سے طالبات کا انکار:

امریکہ میں قید ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کے حوالے سے حکومت کی خاموشی پر او پی ایف گرلز کالج اسلام آباد کی ۲ پوزیشن ہولڈرز طالبات نے احتجاجاً وفاقی وزیر ڈاکٹر فاروق ستار کے ہاتھوں شیلڈ لینے سے انکار کر دیا۔ کالج میں تقریب کے دوران اس وقت صورتحال دلچسپ ہوگئی۔ جب ایک طالبہ اسما بتول نے نام پکارے جانے پر اسٹیج پر آ کر وفاقی وزیر کے سامنے بلند آواز میں احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ متحدہ قومی موومنٹ اس وقت بھی حکومت میں تھی جب قوم کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو امریکہ کے حوالے کیا گیا اور اب بھی حکومت کا حصہ ہے، کالج پرنسپل نے طالبہ کو خاموش کرانے کی کوشش کی لیکن وہ بغیر شیلڈ وصول کئے اسٹیج سے چلی گئیں۔ کالج میں اے لیول کی ایک اور طالبہ عاصمہ وحید کو اسٹیج پر بلایا گیا تو اس نے بھی وہاں آ کر کہا کہ وہ ڈاکٹر فاروق ستار کے ہاتھوں شیلڈ نہیں لے گی، پاکستان کی بیٹی امریکا میں قید ہے اور حکومت اس کی رہائی کے

لئے مؤثر کردار ادا نہیں کر رہی۔ طالبات کی جانب سے ایوارڈ لینے سے انکار پر ہال تالیوں سے گونجتا رہا۔ اس موقع پر ڈاکٹر فاروق ستار نے کہا کہ ان سے ڈگری نہ لینے والی طالبات نے اپنا جمہوری حق استعمال کیا، وہ جذبات میں تھیں ہم اس کی قدر کرتے ہیں، حکومت ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی جلد سے جلد وطن واپسی چاہتی ہے اور اس سلسلے میں ہر ممکن کوششیں کی جارہی ہیں۔ دریں اثنا تقریب کے اختتام پر طالبات کو اسٹیج پر بلاکر دوبارہ ایوارڈ دینے کی کوشش کی گئی، تاہم انہوں نے دوسری بار بھی ایوارڈ لینے سے انکار کردیا۔ عاصمہ وحید نے ڈائس پر آکر واضح کیا کہ انہوں نے جذبات میں آکر ایسا نہیں کیا۔ (روزنامہ امت کراچی ۲۲ جنوری)

کالجوں سے سیاسی چاکنگ و بینر ہٹانے کا حکم، ڈی جی ور یجنل پر تنقید: وزیر تعلیم

سینئر صوبائی وزیر تعلیم پیر مظہر الحق نے کہا ہے کہ کراچی سمیت سندھ بھر کے تمام سرکاری کالجوں سے طلبہ تنظیموں کی چاکنگ، پوسٹر اور جھنڈے اتارنے کے احکامات جاری کردیئے گئے ہیں۔ جبکہ رینجرز سے کہا جائے گا کہ وہ تمام سرکاری کالجوں سے طلبہ تنظیموں کے دفاتر ختم کر کے ان کو بے دخل کرے ڈی جی کالج کالجوں سے طلبہ تنظیموں کی چاکنگ اور پوسٹر ختم کرنے کا سرکلر جاری کردیں یہ بات انہوں نے گورنمنٹ ڈگری گرلز کالج گلستان جوہر میں کالج کے رسالے ''نوائے سروش'' کی تقریب رونمائی سے خطاب اور صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ اس موقع پر ڈی جی کالجز پروفیسر رفیق صدیقی، ریجنل ڈائریکٹر ایسوسی ایٹ پروفیسر نجمہ نیاز، کالج پرنسپل معراج سلطانہ، وزیر تعلیم کی اہلیہ ایسوسی ایٹ پروفیسر شہناز مظہر بھی موجود تھیں۔ وزیر تعلیم پیر مظہر الحق نے کہا کہ جمعرات کو طلبہ تنظیموں کے مابین اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ کراچی میں ہونے والے تصادم پر بورڈ کے چیئرمین سے بات کی ہے، جبکہ ڈی جی کالجز سے کہا ہے کہ کالجوں میں امن و امان کی صورتحال کو یقینی بنائیں، طلبہ یونین کی بحالی میں غیر معمولی تاخیر پر کئے گئے سوال پر ان کا کہنا تھا کہ ملک کے دیگر مسائل اس سے زیادہ اہم ہیں، پہلے ان کی طرف توجہ دے رہے ہیں، تاہم طلبہ یونین کی بحالی میں کچھ قانونی پیچیدگیاں موجود ہیں، اسے دور کرنے کی

کوشش کی جارہی ہے، پیر مظہر الحق نے ڈی جی کالجز پروفیسر رفیق صدیقی اور ریجنل ڈائریکٹر کالجز نجمہ نیاز پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اگر گریڈ ۲۰ میں ترقی کی فائلیں فوری طور پر بورڈ ون کے حوالے نہ کی گئیں تو دونوں افسران کو فارغ کردیا جائے گا اور نئے افسران ان عہدوں پر مقرر کئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ڈی جی کالجز پروفیسر رفیق صدیقی اور ریجنل ڈائریکٹر کالجز نجمہ نیاز خود ٹیچر ہیں مگر وہ خود کالج اساتذہ کی ترقی میں رکاوٹ ہیں اور ترقی سے متعلق کیس ایک دوسرے پر ڈالتے رہتے ہیں، تاہم اب کوتاہی ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔ ایڈہاک اساتذہ کو تنخواہوں کی عدم ادائیگی کے حوالے سے ان کا کہنا تھا کہ سمری وزیر اعلیٰ ہاؤس بھجوادی گئی ہے۔ منظوری کے بعد تنخواہیں جاری کردی جائیں گی، صحافیوں کی نشاندہی پر ان کا کہنا تھا کہ ایڈہاک اساتذہ کو تنخواہیں عید الضحیٰ سے قبل ہی جاری کی جائیں گی۔ انہوں نے کالج انتظامیہ کو یقین دلایا کہ کالج میں آڈیٹوریم کی تعمیر کے لئے سالانہ ترقیاتی فنڈ میں رقم مختص کردی جائے گی۔ جبکہ کالج میں کمپیوٹرز بھی فراہم کئے جائیں گے۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۷ نومبر)

مذہب پر تنقید روکنے کے لئے قانون منظور: اقوام متحدہ

اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی تنظیم نے مسلمان ممالک کی جانب سے مذہب پر تنقید روکنے کے لئے قانون بنانے کی تجویز منظور کرلی ہے۔ گزشتہ روز ہیومن رائٹس کونسل کے ۲۳ اراکین نے مذہب کی تضحیک روکنے کے لئے قرارداد کے حق میں ووٹ دیئے، جبکہ ۱۱ افراد نے قرارداد کی مخالفت کی۔ زیادہ تر مخالفت مغربی ممالک کی طرف سے کی گئی، جبکہ ۱۳ ممالک نے غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کیا۔ قرارداد پاکستان سمیت مسلمان ممالک کی جانب سے پیش کی گئی۔ (اخبار المدارس کراچی، ۱۷ اپریل ۲۰۰۹ء)

دہشت گردی کے واقعات میں ہلاکتیں ۲۰۰۳ء تا ۲۰۰۸ء

سال	شہری	سیکیورٹی فورسز اہکار	دہشت گرد	کل
2003	140	24	25	189

2004	435	184	244	863
2005	430	81	137	648
2006	608	325	538	1471
2007	1523	597	1479	3599
2008	2155	654	3906	6715
کل	5291	1865	6329	13485

(اعداد و شمار: انسٹیٹیوٹ مینجمنٹ (SATP)، (فرقہ ورانہ بنیادوں پر ہونے والی ہلاکتیں اس میں شامل نہیں)

پاکستان کی وزارت خزانہ کے اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ دہشت گردی کے خلاف مبینہ جنگ میں مالی سال ۲۰۰۱ء سے ۰۹-۲۰۰۸ء تک پاکستان ۲۰۸۰ ارب روپے کا بالواسطہ یا بلاواسطہ نقصان اٹھا چکا ہے۔ مالی سال ۰۸-۲۰۰۷ء میں ۴۸۴ ارب روپے کا نقصان اٹھانا پڑا، جس نے ملک کی سوشیو اکنامک ڈویلپمنٹ کو زبردست متاثر کیا، بتایا جا رہا ہے کہ یہ نقصان مالی سال ۰۹-۲۰۰۸ء میں بڑھ کر ۶۷۸۔ ارب روپے ہو جائے گا۔ بالواسطہ اور بلاواسطہ برآمدات میں کمی، بیرونی سرمایہ کاری، نج کاری، پیداواری صلاحیت اور محاصل کی وصولیاں مذکورہ نقصان کے تخمینے میں شامل ہے۔ اس رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ سے پاکستانی معیشت کو پہنچنے والا براہ راست نقصان، جو گزشتہ برس 108.527 ارب روپے تھا، ۰۹-۲۰۰۸ء میں 114.03 ارب روپے ہو جائے گا، جب کہ بلاواسطہ نقصان 375.840 ارب روپے سے بڑھ کر 563.760 ارب روپے ہو جائے گا۔ رپورٹ کے مطابق دہشت گردی کے خلاف مہم نے پاکستان کے لئے شدید مالی مسائل پیدا کئے ہیں اور ۹/۱۱ کے بعد سے اسے ڈویلپمنٹ اخراجات میں نمایاں کمی کر کے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے بجٹ میں اضافہ کرنا پڑا۔

غربت میں کمی کے لئے وزارت خزانہ کا پروگرام (اسٹریٹیجی ۲) واضح کرتا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف مبینہ جنگ میں پاکستان کی شمولیت سے پاکستان کے متاثرہ علاقوں میں معاشی سرگرمیاں ختم ہوکر رہ گئی ہیں، جس نے بڑے پیمانے پر بے روزگاری کو جنم دیا ہے۔ لامحالہ اس کا نتیجہ غربت میں اضافے کی صورت میں نکلنا تھا۔ خیال رہے کہ سال ۰۸۔ ۲۰۰۷ء میں غربت کی شرح 37.5 فی صد تک ہوگئی، جو اس سے قبل 29.9 فی صد تھی۔ متواتر بم دھماکوں، امن و امان کی خراب صورت حال اور ملک کے اندر بڑے پیمانے پر افراد کی نقل مکانی نے سوشیو اکنامک کی صورت حال کو ابتر بنادیا ہے، شمالی علاقوں میں بالخصوص یہ صورت حال اور بھی گمبھیر ہے، لاا ینڈ آرڈر کی خراب صورت حال اور سیاسی عدم استحکام کے باعث اس سال کے اوائل میں عالمی بینک نے 834 ملین ڈالر کے دو اہم قرضے بھی روک دیئے تھے، اس نے بھی ڈویلپمنٹ فرنٹ پر ملک کی پیش قدمی کو مزید سست کردیا ہے۔

معاشی نقصانات میں ہی، مگر اس جنگ نے پاکستان کو کتنے نازک موڑ پہ لاکر کھڑا کردیا ہے، اس کا اندازہ گزشتہ پانچ برسوں میں معصوم پاکستانی شہریوں کی ہلاکتوں سے ہوتا ہے۔ (چارٹ ملاحظہ کیجئے)

دہشت گردی کے خلاف جنگ...... پاکستان کے نقصانات (ارب روپوں میں) اعداد و شمار وزارت خزانہ پاکستان ۲۰۰۸ء

	2004-5	2005-6	2006-7	2007-8	2008-9
بالواسطہ نقصان	67.103	78.060	82.499	108.527	114.033
بلاواسطہ نقصان	192.000	222.720	278.400	375.840	114.033
کل	259.103	300.780	360.899	484.367	677.793

وطن عزیز سال ۲۰۰۸ء میں ساٹھ خودکش حملوں کا نشانہ بنا، جس میں ۸۵۲ افراد اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے، اس میں ۷۱۲ شہری اور ۱۴۰ اسکیورٹی فورسز کے اہلکار شامل ہیں، جب کہ

۱۸۶۷ افراد ان واقعات میں زخمی ہوئے، جن میں سے بعض عمر بھر کے لئے معذور ہو گئے۔ اس سے قبل ۲۰۰۷ء میں چھپن خودکش حملے ہوئے، جن میں ۷۲۹ افراد (۵۵۲ شہری، ۷۷ اسکیورٹی فورسز اہلکار) مارے گئے۔ اس خراب صورت حال سے ایک طرف غیر ملکی سرمایہ کاری کا سلسلہ رک گیا ہے، تو دوسری طرف ملک میں ایک طرح سے خانہ جنگی کی کیفیت نے عوام کو شدید عدم تحفظ کے احساس سے دوچار کیا ہے۔ صوبہ سرحد جوان حالات سے سب سے زیادہ متاثر ہے، وہاں معاشی سرگرمیاں تقریباً ختم ہوگئی ہیں، اسی لئے سرحد چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری (ایس سی سی آئی) نے صوبے کو جنگ زدہ علاقہ قرار دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ ایس سی سی آئی کے مطابق ۱۹۹۵ء میں صوبے میں ۳۵ سو صنعتی یونٹ کام کررہے تھے، جب کہ ۲۰۰۹ء میں یہ تعداد گھٹ کر چھ سو ہوگئی ہے۔ صوبہ سرحد کا نسبتاً خوش حال علاقہ سوات، جو صوبے کی معاشی سرگرمیوں کا اہم مرکز بھی تھا، متاثر ہونے والے علاقوں میں سرفہرست ہے۔ تقریباً سترہ لاکھ آبادی والے اس علاقے کی اکثریتی آبادی اپنا گھر بار چھوڑ کر جا چکی ہے، جب کہ یہاں ٹورازم انڈسٹری مکمل طور پر ختم ہوچکی ہے۔

دسمبر ۲۰۰۸ء میں ہارورڈ یونیورسٹی کی ایک تحقیق کے مطابق دہشت گردی کے بلند خطرے کے ماحول میں بیرونی سرمایہ کاری کا دائرہ محدود ہو جاتا ہے اور پاکستان میں اس وقت یہی صورت حال ہے۔ آج کی دنیائے معیشت میں سرمایہ سرحدات کی قید سے آزاد ہے، لیکن دہشت گردی مختلف ممالک میں سرمایے کی حرکت کو مسدود کر دیتی ہے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے مطابق رواں مالی سال میں سیاسی عدم استحکام اور خراب امن و امان کی صورت حال سے بیرونی سرمایہ کاری میں تیرہ فیصد کمی آئی ہے۔ دہشت گردی اور اس کے خلاف مہم کا سب سے بڑا شکار پاکستان کا سوفٹ امیج بنا ہے۔ بین الاقوامی معاشیات اور منڈیوں کے ماہرین کے نزدیک سوفٹ امیج معاشی ترقی کے لئے ایک کلیدی عنصر ہے۔ اس کے باعث نہ صرف ملک بیرونی سرمایہ کاری کے لئے پرکشش ہوتا ہے، بلکہ فری ٹریڈ ایگریمنٹ اور مشترکہ منصوبوں کے

امکانات میں اضافہ بھی کرتا ہے، کیونکہ دنیا ایک گلوبل ولیج ہے، اس لئے ہم دنیا سے الگ نہیں رہ سکتے۔ دہشت گردی کے پے در پے واقعات بین الاقوامی منڈی اور کمیونٹی میں پاکستان کے خراب امیج کا باعث بن رہے ہیں۔

سوشیو اکنامک ڈویلپمنٹ، سیاسی استحکام اور انرجی سیکیورٹی کے مقاصد کے حصول میں دہشت گردی ایک ایسی رکاوٹ ہے، جسے ختم کئے بنا کچھ بھی ممکن نہیں۔ دہشت گردی سے متاثرہ علاقوں میں ڈویلپمنٹ بالکل صفر ہو چکی ہے، جب کہ ارباب اختیار کی عدم توجہی سے ملک اور بالخصوص صوبہ سرحد اور فاٹا میں تباہی جنگل کی آگ کی طرح پھیل رہی ہے۔ بات چیت، ترقی اور طاقت کی سہ رُخی حکمت عملی کی باتیں کی جارہی ہیں، لیکن اگر باتوں سے مسائل حل ہوتے، تو کم ازکم پاکستان میں کوئی مسئلہ درپیش نہیں ہوتا۔ (جنگ کراچی ۱۱۔نومبر ۲۰۰۹ء)

پروفیسر عبدالجبار شاکر مرحوم کے پروگرام کو آگے بڑھانے پر توجہ دی جائے:

ممتاز مذہبی اسکالر، سیرت نگار اور دعوۃ اکیڈمی کے سابق ڈائریکٹر پروفیسر عبدالجبار شاکر آپریشن کے دوران حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کی عمر ۶۲ برس تھی۔ مرحوم کی نماز جنازہ فیصل مسجد اسلام آباد میں پڑھائی گئی، جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ پروفیسر عبدالجبار شاکر کئی برس تک فیصل مسجد میں جمعہ کا خطبہ دیتے رہے۔ ان کی نماز جنازہ دعوۃ اکیڈمی کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن نے پڑھائی، پروفیسر عبدالجبار شاکر یکم جنوری ۱۹۴۷ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۸ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اردو میں ڈگری حاصل کی۔ بعدازاں انہوں نے ایل ایل بی اور ایم فل اقبالیات کی ڈگریاں بھی حاصل کیں۔ سرکاری ملازمت کا آغاز ۱۹۶۹ء میں لیکچرار اردو کی حیثیت سے کیا۔ بعد ازاں ڈائریکٹر پنجاب پبلک لائبریریز مقرر ہوئے۔ انہوں نے اس عہدے پر ۱۹۸۲ء سے ۲۰۰۱ء تک کام کیا۔ ۲۰۰۵ء میں ان کی خدمات اسلامی یونیورسٹی نے حاصل کیں۔ ادارہ تحقیقات اسلامی میں ڈائریکٹر انتظامیہ و مالیات مقرر کئے گئے۔ بعد میں دعوۃ اکیڈمی کے ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل،

ڈائریکٹر جنرل اور ڈائریکٹر کی حیثیت سے کام کیا۔ وفات سے قبل ادارہ تحقیقات اسلامی میں ڈائریکٹر نیشنل سیرت سینٹر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے تھے۔ وہ اس سینٹر کو منظم کرنے کی منصوبہ بندی کر ہی رہے تھے کہ داعی اجل نے انہیں جہان رنگ و بو سے واپس لے لیا۔ مرحوم ایک متحرک اور مستعد انسان تھے اور آخر وقت تک ان کے معمولات اور سرگرمیوں میں کوئی کمی نہیں آئی۔ وہ ایک انتھک اور محنتی انسان تھے اور کبھی اپنی علالت کو اپنی علمی اور دینی سرگرمیوں کی راہ میں حاصل نہیں ہونے دیا۔ انہوں نے لاہور میں بیت الحکمت کے نام سے ایک عظیم الشان لائبریری اور تحقیقی مرکز قائم کیا ہے، جس میں مختلف موضوعات پر ۸۰ ہزار سے زائد کتب ہیں، جن سے سینکڑوں تشنگان علم اپنی پیاس بجھا رہے ہیں۔ خود میں بھی اس لائبریری میں چند گھنٹے مرحوم کی دعوت پر گزار کر استفادہ کر چکا ہوں۔ اس لائبریری میں اقبال پر سیرت النبی ﷺ پر بالخصوص مستشرقین کی کتب سیرت کا بہترین انتخاب ہے۔

چند ماہ قبل موصوف کراچی تشریف لائے تو میری (ڈاکٹر صلاح الدین ثانی) ان سے تفصیلی ملاقات مقامی ہوٹل میں ہوئی، جس میں موصوف نے نیشنل سیرت اسٹڈی سینٹر کے حوالہ سے تفصیلی پروگرام تیار کئے تھے، اس پر تبادلہ خیال ہوا۔ موصوف نے بتایا تھا کہ ۱۱ دسمبر ۲۰۰۹ء کو بین الاقوامی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا پروگرام ہے، موصوف نے آگاہ کیا کہ میرا نام بھی کانفرنس کے مہمانوں میں شامل ہے، ایک سیرت النبی ﷺ کے حوالہ سے مجلہ کے اجراء کا پروگرام بھی تھا امید ہے اسلامی یونیورسٹی کے ذمہ داران ان کے پروگرام پر عمل درآمد کے لئے جلد سے جلد پیش رفت کرتے ہوئے قومی و بین الاقوامی کانفرنسوں، نمائش کتب سیرت، اجراء مجلہ سیرت کے پروگرام عمل درآمد کریں گے۔

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کے جملہ عہدیداران اور مجلہ علوم اسلامیہ کے جملہ احباب کی طرف سے ان کے صاحبزادگان واہل خانہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعاء گو ہیں، اللہ تعالیٰ موصوف کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین)

اسکول اور کالجز میں ہفتے کے تین پیریڈ ہم نصابی سرگرمیوں کے لئے مختص

صوبائی سیکریٹری تعلیم نے یکم اپریل سے شروع ہونے والے نئے تعلیمی سال سے سندھ کے تمام نجی و سرکاری کالجوں اور اسکولوں میں ہفتے میں ۳ پریڈ کھیلوں، پی ٹی، اسکاؤٹ، گرلز گائیڈ، لائبریری اور دیگر ہم نصابی سرگرمیوں کے لئے مختص کر دیئے ہیں اور ڈائریکٹر پرائیویٹ اسکولز منسوب حسین صدیقی، ڈی جی کالجز، ڈاکٹر رفیق صدیقی اور تمام اضلاع کے ای ڈی او تعلیم سے کہا ہے کہ وہ اس پر سختی سے عملدرآمد کرائیں اور عمل نہ کرنے والے تعلیمی ادارے کے خلاف کارروائی کریں۔ یہ بات صوبائی محکمہ تعلیم کی اسٹیئرنگ کمیٹی کے اجلاس کے منٹس میں کہی گئی ہے، محکمہ تعلیم نے اجلاس کے ۵۰ روز بعد منٹس جاری کر دیئے ہیں۔ اسٹیئرنگ کمیٹی کا اجلاس ۱۵ دسمبر کو صوبائی وزیر تعلیم پیر مظہر الحق کی زیر صدارت ہوا تھا، اجلاس کے مطابق محکمہ خزانہ سے کہا جائے گا کہ وہ اسکولوں اور کالجوں میں ہم نصابی سرگرمیوں کے لئے فنڈز فراہم کرے۔ (جنگ کراچی، ۸ فروری ۲۰۱۰ء)

جامعہ کراچی، ایم ایس کلیہ معارف اسلامیہ میں داخلے

جامعہ کراچی نے کلیہ معارف اسلامیہ کے ایم ایس/ پی ایچ ڈی کے کورسز کی منظوری کے بعد وہاں ۱۰ نشستوں پر داخلوں کی اجازت دے دی ہے۔ یہ اجازت مجلس تعلیم و اعلیٰ تحقیق کے خصوصی اجلاس میں دی گئی جس کے تحت ۱۲ فروری تک داخلہ فارم حاصل/ جمع کرائے جاسکتے ہیں، جبکہ داخلہ ٹیسٹ ۱۷ فروری کو ہوگا۔ واضح رہے کہ اس سے قبل جامعہ کراچی نے معارف اسلامیہ کے ایم ایس/ پی ایچ ڈی کے کورسز تیار نہ ہونے اور ان کی اکیڈمک کونسل سے عدم منظوری کے باعث کلیہ معارف اسلامیہ روک دئے تھے۔

اقرأ اُم القریٰ ماڈل اسکول کی سالانہ تقریب ۲۰۱۰ء

بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے علماء کرام نے اقرأ کے نام سے پورے ملک میں متعدد ادارے قائم کئے ہیں، جہاں قدیم و جدید تعلیم کے متعدد تجربے کئے جارہے ہیں، نتائج کے اعتبار

سے یہ تجربات عام پرائیوٹ و گورنمنٹ اسکولوں کے مقابلہ میں زیادہ کامیاب ہیں اور بہترین طلباء تیار ہورہے ہیں، مذکورہ اسکول میں ۱۰-۴-۱۳ کو سالانہ تقریب منعقد کی گئی، جس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے چیف ایڈیٹر کو مدعو کیا گیا، جنہوں نے تقریب کی مناسبت سے اظہار خیال کیا اور منتظمین کو ان کی کارکردگی پر مبارکباد دینے کے ساتھ والدین سے مزید تعاون کی درخواست کی، ادارہ سے اب تک ۷۳۶ طلباء حافظ قرآن بن چکے ہیں۔ اس پر ادارہ اور اس کے بانی کو مبارکباد پیش کی، مذکورہ ادارہ کے درج ذیل تین کیمپس ہیں۔

کیمپس نمبر ۱: ۹۰۳، ۹۰۴ سی۔سی ایریا بلاک نمبر ۲ پی ای سی ایچ ایس طارق روڈ، فون نمبر: ۴۳۸۳۹۶۷_۴۳۱۳۳۰۵، فیکس: ۴۳۸۳۹۶۸

کیمپس نمبر ۲: ۱/۳ سروے، نمبر ۸۸ گولڈن ٹاؤن بالمقابل کراچی ائرپورٹ، فون: ۴۵۹۲۵۶۴

کیمپس نمبر ۳: ایم۔سی ۹۸۷ سروے نمبر ۳۸۴ رین ٹاؤن نزد ٹینکی اسٹاپ عظیم پورہ، فون نمبر: ۴۵۹۰۳۳۱

ادارہ کی بنیاد بروز جمعرات ۲ ذوالحجہ ۱۴۱۷ھ بمطابق، اپریل ۱۹۹۷ء رکھی گئی

اقراء کے بانی و چیئرمین حضرت مولانا عزیز الرحمٰن دانش مدظلہ نے اسلامی نظریۂ تعلیم کو مقصد بنا کر اُس کے اہداف و ثمرات کو حاصل کرنے، اُمت مسلمہ کے نونہالوں کو قرآن کریم کے علم کے ساتھ ساتھ جدید خطوط پر اکیسویں صدی کے تقاضوں کے مطابق جدید علوم سے روشناس کرانے کے لئے ادارۂ اقراء ام القریٰ ٹرسٹ و ماڈل اسکول کی بنیاد رکھی ہے۔

ادارہ کی انتظامیہ کا مقصد و غرض اسلامی نظریۂ تعلیم کے مطابق معاشرہ میں ایسے افراد تیار کرنا ہے جو کہ خود علم دین کے حصول کے بعد

مَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

نہیں پیدا کیا انسانوں کو اور جنوں کو مگر بندگی اور عبادات کے لئے، کا عملاً مصداق بن جائیں اور اسلامی نظریۂ تعلیم ان کو درست فہم دین عطا کرے تا کہ وہ پورے معاشرے میں مثالی

کردار و اخلاق کے مالک ہوں۔

ادارہ کی مجلس علمی کی پوری کوشش ہے کہ سارے علوم اسلامی نظریہ تعلیم کی روشنی میں پڑھائے جائیں تاکہ ہر چیز کے بارے میں طلباء کے اندر اسلامی نظریات و عقائد راسخ ہو جائیں۔

اسلامی نظریہ تعلیم میں طلباء و طالبات کی سیرت بنانے میں اساتذہ کرام کا کردار بنیادی حیثیت رکھتا ہے، چونکہ اساتذہ طلباء تک علم پہنچانے کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ طلباء کے لئے ایک عملی نمونہ بھی ہوتے ہیں۔ جس کی اقتداء و پیروی طلباء شعوری اور لاشعوری دونوں اعتبار سے کرتے ہیں۔ اس لئے ادارہ کی انتظامیہ کوشش کرتی ہے کہ مثالی اور نظریاتی اور اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ کرام اور اسکالرز کی خدمات حاصل کی جائیں۔

اسکول میں تعلیمی شعبہ جات و تعلیمی پروگرام

۱﴾......۴ سے ۵ سال (شعبہ روضہ) نرسری:

اس شعبہ میں طلباء و طالبات کو ادارہ کا مرتب کردہ نصاب جو کہ ۶ (چھ) کتابوں پر مشتمل ہے پڑھایا/سکھایا جاتا ہے۔

۲﴾......۵ تا ۶ سال (شعبہ قاعدہ) K.G.I

اس میں طلباء و طالبات (کے۔جی ون) کو مکمل کورس کے ساتھ اقراء قاعدہ پڑھایا سکھایا جاتا ہے، روزمرہ کی مسنون دعائیں، اسلامیات، اخلاقیات زبانی طور پر پڑھائی سکھائی جاتی ہیں۔

۳﴾......۶ تا ۷ سال (شعبہ روضۃ القرآن) KG-II

KG-II کا مکمل نصاب ناظرہ قرآن کریم کے سہ پارے یا قاعدہ القرآن پڑھایا، سکھایا جاتا ہے۔

۴﴾......۷ سے ۱۱ سال (شعبہ تحفیظ القرآن پرائمری اسکول)

پہلی جماعت سے لے کر پانچویں جماعت تک مکمل نصاب کے ساتھ قرآن کریم حفظ کرانے کے بعد گردان کے شعبہ میں طلباء و طالبات کو ترقی دے کر قرآن پختہ کرایا جاتا ہے، پانچویں جماعت کے ساتھ مکمل قرآن کریم حفظ کا امتحان دلایا جاتا ہے۔

رو داد جلسہ سیرت النبی ﷺ: جناح گورنمنٹ کالج ۲۰۱۰ء

پروفیسر سید جاوید احسان صاحب پرنسپل جناح کالج جو کہ ہردلعزیز اور علم دوست شخصیت ہیں، طلباء کے دینی و دنیوی تعلیمی و تربیتی ترقی کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔

آپ کی خصوصی توجہ کے طفیل ۱۰۔۳۔۲۳ کو جناح کالج کے آڈیٹوریم میں بچوں کی فکری تربیت کے لئے جلسہ سیرت النبی ﷺ کا پروگرام منعقد ہوا، جس میں آپ کی خصوصی دعوت پر چیف ایڈیٹر نے بھی شرکت کی، جلسہ میں اساتذہ و طلباء کی بڑی تعداد شریک ہوئی، اس آڈیٹوریم میں انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کے زیر اہتمام اس سے قبل دو سیمینار منعقد ہو چکے ہیں۔ یہ شرکت کا تیسرا موقع تھا۔

پروگرام پرنسپل صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا، مہمان خصوصی ڈاکٹر صلاح الدین ثانی تھے، اسٹیج سیکریٹری کے فرائض پروفیسر شگفتہ سعید صاحبہ نے انجم دئے، پروفیسر حافظ محمد حنیف صاحب نے ''آپ ﷺ بحیثیت رحمۃ للعالمین'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ پروفیسر ابو سعید ناصر صاحب نے ومن یتبغ غیر الاسلام دیناً کے حوالہ سے خطاب فرمایا۔ ڈاکٹر صلاح الدین ثانی پرنسپل قائد ملت کالج نے ''مقاصد بعثت اور مطالعہ سیرت'' کے موضوع پر خطاب کیا، آخر میں مہمانوں کی کھانے سے تواضع کی گئی۔

روداد سالانہ تقریب قائد ملت کالج ۲۰۱۰ء

مرتبہ: ڈاکٹر سید شعیب اختر

اللہ تعالیٰ ہر محنت کرنے والے کی قدر دانی کرتا ہے طالب علموں کو محنت کرنی چاہئے، یہی نبی ﷺ کا عمل تھا: عبدالحسیب وزیر اوقاف صوبہ سندھ

چوتھے سالانہ جلسہ سیرت النبی ﷺ قائد ملت کالج سے خطاب

طلباء وطالبات کا کردار ہر دور میں اہم ہوتا ہے لہٰذا ہمیں استحکام پاکستان کے لئے خود کو تیار کرنا ہوگا: ڈاکٹر ندیم احسان ممبر قومی اسمبلی

طلباء کو اگر صحیح سانچے میں ڈھالا جائے تو پاکستان کا مستقبل روشن ہوسکتا ہے

مولانا تنویر الحق تھانوی

اساتذہ کی ذمہ داری ہے وہ طلباء کو ملک کے مستقبل کے لئے تیار کریں

پروفیسر ڈاکٹر احمد اقبال قاسمی

ہمارے بزرگوں نے پاکستان کو قائم کیا، اب اس کا استحکام اساتذہ وطلباء کی ذمہ داری ہے:

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

۲۰ فروری ۲۰۱۰ء کو قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج لیاقت آباد میں ہفتہ طلباء کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی، جس میں چوتھی سالانہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس بعنوان: ''استحکام پاکستان اور طلباء کی ذمہ داریاں سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں'' کا انعقاد ہوا، جس سے خصوصی خطاب مولانا تنویر الحق تھانوی نے کیا۔

ہفتہ طلباء کے مہمان خصوصی جناب عبدالحسیب صاحب وزیر اوقاف سندھ تھے اور

صدر جلسہ ڈاکٹر احسان ندیم ممبر قومی اسمبلی (لیاقت آباد) تھے اور مہمان اعزازی پروفیسر ڈاکٹر احمد اقبال قاسمی سابق چیئرمین شعبہ اسلامیات سندھ یونیورسٹی جامشورو تھے۔

اس موقع پر سابق پرنسپلز قائد ملت کالج پروفیسر ڈاکٹر خورشید خاور، پروفیسر امیر احمد خان، پروفیسر منظور حسین چشتی کو استقبالیہ دیا گیا۔ مہمانوں و اساتذہ کو شیلڈ پیش کی گئی، ڈاکٹر صلاح الدین ثانی پرنسپل قائد ملت کالج نے مذکورہ موضوع پر خطاب کیا۔ اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

اس موقع پر کالج کے مجلہ ''قائد'' کی تقریب رونمائی کی گئی، تمام مہمانوں، والدین، تمام اساتذہ و طلباء کو مجلہ پیش کیا گیا، پروگرام میں پروفیسر حافظ ثناء اللہ محمود، پروفیسر مراد علی راہون، پروفیسر خالد و دیگر اساتذہ کرام نے شرکت کی۔ یوسی ناظم قاسم کمال، عدنان یوسی کونسلر و دیگر معززین علاقہ نے شرکت کی۔

مقررین نے سیرت النبی ﷺ پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے ساتھ کالج کارکردگی، طلباء کی حاضری، نظم و ضبط اور ہم نصابی سرگرمیوں کے انعقاد کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر صلاح الدین ثانی پرنسپل قائد ملت کی خدمات کو مثالی و معیاری قرار دیا۔ پروگرام کے اختتام پر طلباء اور مہمانوں کو حسن کارکردگی ایوارڈز، کپ، ٹرافی اور سرٹیفکیٹ پیش کئے گئے، مہمانوں اور طلباء کی ناشتہ سے تواضع کی گئی۔

روداد تیسرا سالانہ جلسہ سیرت النبی ﷺ عبداللہ کالج برائے خواتین ۲۰۱۰ء

مرتب: پروفیسر حسنہ بانو عبداللہ کالج

عبداللہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین میں شعبہ اسلامک اسٹڈیز پوسٹ گریجویٹ کے زیر اہتمام تیسرا سالانہ جلسہ سیرت النبی ﷺ ۱۳ فروری ۲۰۱۰ء زیر صدارت پروفیسر سلمہ فاروقی (سابق صدر شعبہ) منعقدہ ہوا۔ خصوصی خطاب پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین پرنسپل قائد ملت کالج نے کیا، ایم اے اسلام اسٹڈیز کی بچیوں نے درج ذیل عنوانات پر سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں اپنے مقالات پیش کیے۔

تقریب کا آغاز سحرش کی تلاوت اور فرحین کی نعت سے ہوا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض ثنیہ نے انجام دیئے۔

ججز کے فرائض پروفیسر ریاض الدین ربانی سابق پرنسپل پریمئیر کالج پروفیسر ڈاکٹر نسیم آراء صدر شعبہ اردو اور پروفیسر رخسانہ صدر شعبہ پولیٹیکل سائنس نے انجام دیئے۔

طالبات نے درج ذیل عنوانات پر اظہار خیال کیا

۱۔ حمیرا ایم اے سال اول: سلام و دعاء سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں۔

۲۔ سبین ایم اے سال دوم: اسلامی فلسفہ اخلاق سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں۔

۳۔ غوثیہ ایم اے سال دوم: والدین کے حقوق سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں۔

۴۔ سحرش ایم اے سال اول: خواتین کے لئے علم حاصل کرنے کی فضیلت سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

۵۔ ناہید اختر ایم اے سال اول: اسلام کا فلسفہ اخلاق سیوت طیبہ ﷺ کے تناظر میں۔

۶۔ ثنیہ ایم اے سال اول: خواتین کے معاشرتی مسائل اور ان کا حل سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

۷۔ فرحین ایم اے سال اول: اولاد کی پرورش سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

پروفیسر سلمہ فاروقی صاحبہ کو طالبات کی جانب سے یادگاری شیلڈ پیش کی گئی، انہوں نے اظہار تشکر کرتے ہوئے فرمایا ہم نے ایم اے کی کلاسوں کا آغاز کیا، خوشی ہے، یہ سلسلہ جاری ہے۔ اور طالبات نے بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔

پروفیسر زینت آفتاب صاحبہ صدر شعبہ زولوجی نے پروگرام کو شاندار قرار دیا، اور طالبات کی فرمائش پر نعت پیش کی۔

ججز کے فیصلوں کا اعلان کرتے ہوئے پروفیسر رخسانہ صاحبہ نے سحرش کو اوّل فرحین کو دوم ثنیہ کو سوم قرار دیا اور اظہار خیال کرتے ہوئے، ایم اے اسلامک اسٹڈیز کی کارکردگی کو مثالی

قرار دیا اور طالبات کی تقریروں کو مدلل اور عمدہ قرار دیا۔ پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات کو ڈاکٹر نسیم آراء، پروفیسر بلقیس سابق پرنسپل اورنگی گرلز کالج و دیگر اساتذہ کے ہاتھوں شیلڈز دی گئیں۔ پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب نے سیرت طیبہ ﷺ کے حوالہ سے خصوصی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ کو نمونہ اس لئے قرار دیا گیا ہے کہ کسی اور نبی کے حالات مکمل اور صحیح حالت میں ہمارے پاس موجود محفوظ نہیں، آپ نے آگاہ کیا کہ کالج میں ہر سال ایم اے کا مکمل نصاب ختم کرایا جاتا ہے، اور طالبات سے تحقیقی مقالات تحریر کروائے جاتے ہیں، پروفیسر حسنہ بانو اور پروفیسر بلقیس کو خراج تحسین پیش کیا، اور دعاء کراتے ہوئے فرمایا پروگرام کے انعقاد میں جس جس نے تعاون کیا اور شرکت کی اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ ﴿آمین﴾

پروفیسر ڈاکٹر اسحٰق منصوری صاحب نئے انچارج ڈین مقرر:

پروفیسر ڈاکٹر اسحٰق منصوری صاحب چیئرمین اصول الدین کو فیکلٹی اسلامک اسٹڈیز کا انچارج ڈین مقرر کیا گیا ہے، انجمن اساتذہ اپنے ممبران و عہدیداران کی جانب سے انہیں ڈین مقرر کئے جانے پر مبارکباد پیش کرتی ہے۔

چیف ایڈیٹر ممبر بورڈ آف اسٹڈیز فیکلٹی اسلامک اسٹڈیز منتخب:

وائس چانسلر جامعہ کراچی کی جانب سے شعبہ معاف اسلامیہ فیکلٹی اسلامک اسٹڈیز کے لئے پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی کو سنیارٹی کی بنیاد پر ممبر بورڈ آف اسٹڈیز مقرر کر دیا گیا، جس پر جملہ اساتذہ کرام چیئرپرسن شعبہ اسلامیات اور وائس چانسلر کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر شکیل اوج صاحب سے اظہار تعزیت

پروفیسر ڈاکٹر ریحانہ فردوس صاحبہ چیئرپرسن شعبہ اسلامیات جامعہ کراچی کے توسط سے معلوم ہوا کہ پروفیسر ڈاکٹر شکیل اوج صاحب معروف اسلامی اسکالر جو جامعہ کراچی شعبہ اسلامیات میں طویل عرصہ سے قابل قدر علمی خدمات انجام دے رہے ہیں ان کے صاحبزادہ کا بیماری کے سبب نوعمری میں انتقال ہو گیا (انا للہ وانا الیہ راجعون)

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کے جملہ عہدیداران وممبران دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے، اور نعمل بدل عطا فرمائے اور بچہ کو والدین کی مغفرت کا سبب بنائے۔ ﴿آمین﴾

بورڈ آف اسٹڈیز، شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ کراچی

۲ ستمبر ۲۰۱۰ء کی ہدایات برائے ممتحنین کا خیر مقدم کرتے ہیں اور عمل درآمد کی پرزور حمایت کرتے ہیں

پرچہ بنانے اور چیک کرنے کے عمل کے بارے میں بورڈ آف اسٹڈیز میں یہ طے کیا گیا ہے کہ:

۱۔ پرچہ نصاب کے عین مطابق ہو۔ جنرل اور غیر معیاری سوالات نہ پوچھے جائیں۔ گزشتہ امتحانات کے سوالات من وعن نقل نہ کیے جائیں۔

۲۔ Paper Setter کے لئے پرچے کا انگلش میں ترجمہ کرنا ضروری ہے۔ بغیر ترجمے کے آنے والے پرچوں کی ٹرانسلیشن موڈریشن کمیٹی کی ذمہ داری نہ ہوگی، کنٹرولر آفس اس سلسلے میں ممتحن کو بلا کر ترجمہ کروائے یا کوئی اور بندوبست کرے۔

۳۔ نصاب کے جس حصے سے سوال ترتیب دیا گیا ہے اس کی نشاندہی فارم پر اس غرض سے دیئے گئے خانے میں ضرور کی جائے۔

۴۔ ہیڈ اور ڈپٹی ہیڈ کوڈ کے مطابق چھ چھ سو کاپیاں چیک کرنے کے مجاز ہوں گے۔ جبکہ بی کام کے پرچے میں کاپیوں کی یہ تعداد ایک ہزار تک ہوسکتی ہے، کیونکہ یہ پرچہ تین سوالات پر مشتمل ہوتا ہے۔ لہٰذا کوئی ممتحن اس حد سے تجاوز کرے تو اس

کو زائد کاپیوں کا بل اداٗ نہ کیا جائے۔

۵۔ معاون ممتحنین کو کاپیوں کی مجموعی تعداد سے مساوی طور پر کاپیاں چیک کرنے کو دی جائیں۔

٦۔ کوئی استاد دو پرچوں میں ممتحن نہیں ہوگا۔

۷۔ بورڈ نے یہ فیصلہ بھی کیا کہ کسی استاذ کو لگاتار ہیڈ یا ڈپٹی ہیڈ نہیں بنایا جائے گا۔

۸۔ مذکورہ بالا قواعد کی خلاف ورزی کی صورت میں تین سال تک ہیڈ یا ڈپٹی ہیڈ یا معان ممتحن بھی نہیں بنایا جائے گا۔

ہم اساتذہ علوم اسلامیہ اس عمل کو قابل ستائش اور قابل تقلید قرار دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں دیگر ممبران بھی اس کی پیروی کریں گے۔" بورڈ آف اسٹڈیز کے نئے ممبر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی کو پرچہ بنانے کی آفر کی گئی تو انہوں نے یہ کہہ کر معذرت کرلی کہ میں اپنے اساتذہ کے حقوق کا امین بن کر آیا ہوں، لہٰذا میں اعلان کرتا ہوں کہ میں تین سال تک خود کوئی پیپر نہیں لوں گا اور اپنے (علاوہ دیگر) سینئر ساتھیوں کو ترجیح دوں گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ کالج کے تمام نمائندے ایسی ہی روایت ڈالیں۔

ان اعلیٰ ہدایات کے نفاذ پر ہم تمام اساتذہ **پروفیسر ڈاکٹر ریحانہ فردوس چیئرپرسن** شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ کراچی و دیگر ممبران کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں ان فیصلوں پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے ساتھ اس قسم کے دیگر مسائل کو بھی ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے گا۔